جماعت
اہلحدیث کا نیا دین
محمد یحییٰ انصاری اشرفی
شیخ الاسلام اکیڈمی حیدرآباد دکن

محمد یحییٰ انصاری اشرفی

مکتبہ انوار المصطفیٰ
23-2-75/6 مغلپورہ حیدر آباد

برائے ایصال ثواب
محمد نواز مرحوم

﴿ بہ نگاہ کرم حضور شیخ الاسلام رئیس المحققین علامہ سید محمد مدنی اشرفی جیلانی مدظلہ العالی ﴾

نام کتاب : جماعت اہلحدیث کا نیا دین

تصنیف : محمد یحییٰ انصاری اشرفی

تصحیح و نظر ثانی : سید خواجہ معزالدین اشرفی

سرورق : سید ریاض الدین چشتی نظامی شیرسواری

ناشر : شیخ الاسلام اکیڈمی حیدر آباد (دکن)

اشاعت اوّل : اگست 2003

تعداد : 5000 (پانچ ہزار)

قیمت: -/25 روپئے

ملنے کا پتہ : مکتبہ انوار المصطفٰے

23-2-75/6 مغلپورہ ۔ حیدر آباد (دکن)

Maktaba Anwarul Mustafa

Moghal Pura, Hyderabad - A.P.

Ph: 55712032 - 24477234

☆ مکتبہ اہل سنت و جماعت عقب مسجد چوک حیدر آباد

☆ مینار بک سنٹر چارمینار حیدر آباد ☆ کمرشل بک ڈپو چارمینار حیدر آباد

☆ سیدی اینڈ سنس پتھر گٹی حیدر آباد

فہرست مضامین

عنوان	صفحہ نمبر

جماعت اہلحدیث کا نیا دین

شیخ الاسلام حضرت مولانا حافظ محمد انوار اللہ خان فاروقی فضلیت جنگ علیہ الرحمہ بانی جامعہ نظامیہ حیدر آباد دکن کے پیر و مرشد شیخ العرب والعجم حضرت حاجی حافظ امداد اللہ مہاجر مکی رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

غیر مقلد لوگ دین کے راہزن ہیں ان کے اختلاط (میل جول) سے احتیاط کرنا چاہے۔

(شائم امدادیہ ص ۲۸)

جماعت اہلحدیث کا تعارف

جماعت اہلحدیث دور جدید کا ایک نہایت ہی پر فتن، بدعقیدہ، دہشت گرد وحشت ناک اور بدعتی فرقہ ہے۔ جس کا بنیادی مقصد اسلامی اقدار نظریات وافکار اور صحابہ کرام، تابعین عظام، محدثین ملت، فقہائے امت، اولیاء اللہ، ائمہ دین مجتہدین ومجددین اسلام اور اسلاف صالحین کے خلاف اعلان بغاوت، تفسیر بالرائے، احادیث مبارکہ کی من مانی تشریح خود ساختہ، عقائد ومسائل، انکار فقہ اور ائمہ اربعہ خصوصاً امام اعظم سیدنا ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ کی شان میں بے ادبی وبکواس اس فرقہ کا خصوصی وصف ہے۔

مذہب اہلحدیث

جماعت اہلحدیث (غیر مقلدین) کا مذہب، قرآن وسنت، اسلاف امت، ائمہ ملت، بالخصوص فقہ وحدیث اور اجماع امت کے خلاف ہے۔

غیر مقلدین کی دین ومذہب میں الگ ہی ڈگر ہے جو بات اجماعی ہے یہ لوگ بلا تکلف اس کے خلاف اپنی راہ تجویز کریں گے اور زبان درازی کرتے ہوئے فرمائیں کہ اجماع کوئی چیز نہیں ہے۔

(ملاحظہ ہو۔ عرف الجادی ص ۳: مولفہ نواب صدیق حسن خان بھوپالی)

اس طرح یہ لوگ اپنی راہ امت کے خلاف اختیار کرتے ہوئے سواد اعظم سے کٹے ہوئے ہیں، رحمت خداوندی سے محروم ہیں فرمان نبوی ﷺ ہے ید اللہ علی الجماعۃ یعنی اکثریت پر اللہ کا دست کرم ہے۔ چنانچہ یہ طبقہ اکثریت سے کٹ کر رسول اللہ ﷺ کی بشارت سے محروم ہے۔

فقہائے احناف سے اہلحدیث کو قلبی عداوت اور بغض ہے اور اسی وجہ سے انہیں تفقہ فی الدین سے محرومی ہے جو اسلام میں ایک زبردست دولت وبے بہا نعمت ہے۔

فرقہ اہلحدیث روافض کی طرح سلف صالحین کو طعن کر کے اپنا دین وایمان خراب کرتے ہیں۔

غیر مقلدیت فی الاصل رافضیوں، نیچریوں، دہریوں، قادیانیوں، وہابیوں، نجدیوں، دیوبندیوں، تبلیغیوں اور مودودیوں کی جماعتوں کا ملغوبہ ومعجون مرکب ہے۔

غیر مقلدین کے نزدیک تقلید شرک، حرام اور بدعت ہے۔ غیر مقلدین کرامات اور معجزات کے منکر ہیں جیسا کہ ثناء اللہ امرتسری نے اپنی تفسیر میں جگہ جگہ معجزات اور کرامات کا انکار کیا ہے اور کرامات اور معجزہ سے متعلق آیات کی تفسیر اہل سنت وجماعت کے اصول کے خلاف نیچریوں، وہابیوں، معتزلہ اور قادیانیوں، گمراہ فرقوں کے عقائد کے مطابق کی ہے۔

اہلسنت وجماعت کا عقیدہ ہے کہ صحابہ کا قول وعمل دین میں حجت ہے لیکن غیر مقلدین کا عقیدہ ہے کہ قول صحابی حجت نہیں۔ (فتاوی نذیریہ ج ۱)

آئینہ عقائد اہلحدیث

غیر مقلدوں کا عقیدہ ہے کہ عیدگاہ مسجد نبوی ﷺ سے افضل ہے (فتاوی نذیریہ)

غیر مقلدوں کے بعض علماء کا عقیدہ ہے کہ سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کی پیدائش عام انسانوں کی طرح ماں باپ سے ہوئی تھی اور سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کے والد اور مریم علیہا السلام کے شوہر موجود تھے جبکہ ان کا یہ عقیدہ قرآن کا کھلا انکار اور خالص کفر ہے کوئی شخص اس عقیدہ کے ساتھ مسلمان نہیں رہ سکتا۔

غیر مقلدین شیعوں کی طرح بارہ امام کے قائل ہیں۔

غیر مقلدین کا عقیدہ امام غائب کے بارے میں وہی ہے جو شیعوں کا ہے۔

غیر مقلدوں کا عقیدہ ہے کہ صحابہ کرام کی ایک جماعت فاسق تھی اور ان کو رضی اللہ عنہ کہنا جائز نہیں۔

غیر مقلدوں کا عقیدہ ہے کہ ہمیں پتہ نہیں کہ صحابہ کرام میں سے کون افضل ہے۔

غیر مقلدوں کو شیخین کی فضیلت سیدنا علی مرتضی رضی اللہ عنہ پر تسلیم نہیں۔

غیر مقلدوں کا عقیدہ ہے کہ صحابہ کرام کے بعد امت میں ایسے لوگ ہو سکتے ہیں جو صحابہ کرام سے افضل ہوں۔

غیر مقلدین کا عقیدہ ہے کہ بہت سے متاخرین علماء عوام صحابہ کرام سے افضل تھے۔

غیر مقلدین کے نزدیک متعہ قرآن کی نص قطعی سے ثابت ہے۔

شیعوں کے نزدیک اجماع کوئی چیز نہیں نہ وہ دین میں حجت ہے یہی مذہب غیر مقلدوں کا ہے۔

شیعوں کے نزدیک خطبہ جمعہ میں خلفاء راشدین کا ذکر بدعت ہے اور یہی مذہب غیر مقلدوں کا بھی ہے نواب وحید الزماں حیدر آبادی اہلحدیث کی شناخت کے سلسلہ میں لکھتے ہیں۔

اہلحدیث خطبہ جمعہ میں خلفاء کا ذکر نہیں کرتے اس وجہ سے کہ وہ بدعت ہے

شیعوں کے نزدیک جمعہ کی پہلی اذان بدعت ہے ان کے نزیک صرف ایک اذان ہے اور یہی مذہب غیر مقلدین کا بھی ہے۔

یہ تمام عقائد غیر مقلدین کے شیوخ وعلماء نے اپنی اپنی کتابوں میں ذکر کئے ہیں جن کے سہارے غیر مقلدیت کی عمارت قائم ہے۔

غیر مقلدین کے بدلتے چہرے

غیر مقلدین اپنے کو پہلے موحد پھر محمدی کہلاتے تھے اور ایک زمانہ کے بعد نہایت جادوئی طریقہ سے اہل حدیث ہوگئے۔

غیر مقلدین نے "اہلحدیث" نام کو اختیار کر کے لوگوں کو یہ تاثر دینا چاہا ہے کہ ان کی جماعت وہ جماعت ہے جو حدیث پر عمل کرتی ہے اور تمام صحیح حدیث پر عمل

کرنا ہی اس کا مذہب ہے اس بات کو خود غیر مقلدین علماء بار بار دعویٰ کی شکل میں دہراتے رہے ہیں یعنی ایک غیر مقلد صاحب بڑے طرب میں فرماتے ہیں۔

وہ (یعنی اہلحدیث) بخاری، مسلم کی حدیثوں کو اور تمام صحیح حدیثوں کو قابل عمل جانتے ہیں۔ (ملت محمدی ص ۵)

غیر مقلدین نے اپنی اس بات یا اپنے اس دعویٰ کو بڑے پروپیگنڈائی انداز میں پھیلایا ہے اور بہت سے وہ لوگ جو غیر مقلدین کے مذہب سے صحیح واقفیت نہیں رکھتے ان کے اس دعویٰ کو صحیح سمجھنے لگے ہیں۔ موجودہ دور کی اس مشغول دنیا میں کسے اتنی فرصت ہے کہ وہ کسی بات کی اصل حقیقت معلوم کرنے کیلئے کچھ تحقیق کرے اور اگر کرنا بھی چاہئے تو غیر مقلدین علماء کی کتابوں تک ہر کس کی رسائی آسان نہیں۔

لہذا ضرورت تھی کہ غیر مقلدین کے اس فریب سے لوگوں کو نکالا جائے اور جو اصل واقعہ ہے اس کو سامنے لاکر غیر مقلدین کے مذہب کی حقیقت سے لوگوں کو متعارف کرایا جائے۔

کتاب وسنت سے انحراف

غیر مقلدین کے بیشتر مسائل کتاب وسنت اور مذہب جمہور سے الگ ہیں اور ان کا یہ دعویٰ کہ وہ کتاب وسنت سے سر مو تجاوز نہیں کرتے انہیں جو بھی صحیح حدیث ملتی اس پر ان کا عمل ہوتا ہے یہ محض زبانی جمع خرچ اور نرا دعویٰ ہے جبکہ واقعہ اس کے برخلاف ہے۔

غیر مقلدین حضرات کا حال تو یہ ہے کہ وہ ائمہ مجتہدین، محدثین وفقہاء اور ان کے بعد کے لوگوں کا ذکر تو کجا صحابہ کرام حتی کہ حضور نبی کریم ﷺ کے بارے میں جو گستاخانہ اور بے باکانہ لب ولہجہ اختیار کرتے ہیں کوئی دین دار ایسی بے باکی کا تصور

بھی نہیں کرسکتا اور کوئی باغیرت مسلمان ایسی بے حیائی قطعا برداشت نہیں کرے گا۔

یہ غیر مقلدین کے اکابر ہی تو ہیں جو حضور نبی کریم ﷺ کے بارے میں یہ لکھ گئے ہیں۔

شریعت اسلام میں تو خود پیغمبر خدا (ﷺ) بھی اپنی طرف سے بغیر وحی الٰہی کے کچھ فرمائیں تو وہ حجت نہیں (طریق محمدی ۳۰)

اف رے ناپاک! یہاں تک ہے خباثت تیری گویا پورے دین میں جو کچھ ہے وہ صرف وحی الٰہی ہے رسول نے رسول ﷺ ہونے کی حیثیت سے دین میں کچھ فرمایا ہی نہیں اور اگر رسول بحیثیت رسول دین میں اپنی طرف سے کچھ فرمائیں تو اس کا ان غیر مقلدین کے یہاں کچھ اعتبار ہی نہیں۔

سچ تو یہ ہے کہ غیر مقلدین بارگاہ رسول ﷺ کے گستاخ ہیں صحابہ کرام کی شان میں گستاخی کرتے ہیں ائمہ دین اسلاف امت محدثین عظام سب کی یہ تضحیک اور بے قدری کرتے ہیں اس لئے یہ علم کے نور سے محروم ہیں دین کی سمجھ ان سے سلب کرلی گئی ہے اور اللہ تعالیٰ نے ان کو ضلالت وگمراہی کے ایسے راستہ پر ڈالدیا ہے کہ وہ اس سے باہر نکلنا بھی چاہیں تو اپنی ان گستاخیوں کی وجہ سے اس سے باہر نہیں نکل سکتے۔

اطاعت کا اسلامی فلسفہ

ارشاد ربانی ہے: یایھاالذین امنوااطیعوااللہ واطیعواالرسول واولی الا مرمنکم فان تنازعتم فی شیء فرد وہ الی اللہ والرسول۔

اے ایمان والو اطاعت کرو اللہ تعالیٰ کی اور اطاعت کرو (اپنے ذی شان) رسول کی اور حاکموں کی جو تم میں سے ہوں پھر اگر جھگڑنے لگو تم کسی چیز میں تو لوٹا دو اسے اللہ اور (اپنے) رسول (کے فرمان) کی طرف۔ (النساء آیت ۵۹)

اس آیت میں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول مکرم ﷺ کی اطاعت کے علاوہ مسلمان امراء اور حکام کی اطاعت کا بھی حکم دیا گیا اس کی وجہ ظاہر ہے کیونکہ حضور علیہ الصلوۃ والسلام کو اس دار فانی میں زیادہ دیر اقامت گزیں نہیں ہونا تھا اور حضور ﷺ کے بعد امور مملکت کی ذمہ داری خلفاء اور امراء کو سنبھالنی تھی اس لئے ان کی اطاعت کرنے کے متعلق بھی تاکید فرمائی۔ لیکن اطاعت رسول ﷺ اور اطاعت امیر میں ایک بین فرق ہے نبی معصوم ہوتا ہے جملہ امور میں خصوصاً احکام شرعی کی تبلیغ میں اس سے خطا نہیں ہو سکتی اس لیے اس کی اطاعت کا جہاں حکم دیا غیر مشروط اطاعت کا حکم دیا مثلاً ماآتکم الرسول فخذوہ وما نھکم عنہ فانتھوا۔

ترجمہ: جو کچھ تمہیں رسول ﷺ دے لے لو اور جس سے روکے رک جاو۔ رسول کا ہر حکم واجب التسلیم اور اٹل ہے اس میں کسی کو مجال قیل وقال نہیں خلیفہ کا معصوم ہونا ضروری نہیں۔ اس سے غلطی بھی ہو سکتی ہے اس لیے اس کی مشروط اطاعت کا حکم دیا کہ اس کے حکم کو خدا اور رسول کے فرمان کی روشنی میں پرکھو۔ اگر اس کے مطابق ہے تو اس پر عمل کرو ورنہ وہ قابل عمل نہیں، حضور کریم ﷺ کا ارشاد ہے۔ لاطاعة للمخلوق فی معصیة اللہ۔ اس لیے حاکم وقت کی اطاعت کا حکم فرمانے کے بعد اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ اگر تمہارے درمیان تنازعہ رونما ہو جائے تو اسے لوٹا دو اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی طرف یعنی اس حکم کا قرآن وسنت کی روشنی میں جائزہ لو اگر اس کے مطابق ہے تو اس پر عمل کرو ورنہ تم پر اس کی اطاعت فرض نہیں۔ (تفسیر ضیاء القرآن)

اصول شرعیہ

اصول شرعیہ چار ہیں۔ کتاب اللہ، سنت رسول اللہ، اجماع امت یعنی اجماع علمائے مجتہدین امت اور قیاس مجتہدین۔ (تفسیر صاوی، تفسیر کبیر وتفسیر روح المعانی)

اس آیت میں ان چاروں چیزوں کا ذکر ہے۔

اطیعوا اللہ میں قرآن مجید کی پیروی کا حکم۔

اطیعوا الرسول میں سنت رسول کی اتباع کا حکم۔

اولی الا مرمنکم میں اجماع مجتہدین کی پیروی کا حکم (کیونکہ علمائے مجتہدین اول درجے کے اولی الامر ہیں)

فردوہ الی اللہ والرسول میں قیاس مجتہدین پر عمل کرنے کا حکم ہے۔

انتباہ : بعض لوگ صرف قرآن کی اطاعت کے قائل ہیں حدیث کے انکاری جیسے چکڑالوی اور بعض لوگ صرف قرآن حدیث کی اطاعت کے قائل ہیں اجماع کے انکاری جیسے تفضیلی اور روافض بعض قرآن وحدیث واجماع کے قائل ہیں مگر قیاس شرعی کے منکر جیسے اہل ظواہر اس آیت کریمہ میں قرآن 'حدیث 'اجماع امت 'قیاس شرعی 'سب کو اصول اسلام قرار دیا گیا۔ چنانچہ فرمایا گیا کہ اے ایمان والو تمہیں تاکیدی حکم دیا جاتا ہے کہ تم ہر حال میں اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری کرو اور اسی طرح اس کے رسول ﷺ کی پیروی کرو یہ دونوں اطاعتیں تمہارے لئے اہم ترین فرائض میں سے ہیں اور ان کی پیروی بھی کرو جو تم مسلمانوں میں سے حکم والے علماء مجتہدین ہیں یا اسلامی حکام وسلاطین عادلین ہیں۔

اجماع اُمت کیا ہے؟

حضور ﷺ کے وصال کے بعد امت کی رہنمائی کے لئے قرآن وسنت موجود تھیں لیکن قرآنی آیات وسنت رسول کی تعبیر وتفسیر غلط طور پر پیش کئے جانے کا خطرہ تھا جیسا کہ آج کل بھی گمراہ لوگ قرآن وسنت کا نام لے کر گمراہی وبے دینی پھیلا رہے ہیں اس لئے ضرورت تھی کہ آنے والی نسل کے لئے کتاب وسنت کی تشریح اور مفہوم کی توضیح سے متعلق غلط اور صحیح کے جانچنے کے لئے ایک معیار اور کسوٹی مقرر کردی جائے۔ یہ معیار اجماع امت ہے چنانچہ سورۂ نساء میں فرمایا۔

سبیل المومنین سے انحراف جہنم ہے۔ ویتبع غیر سبیل المؤ منین نولہ ماتولیٰ ونصلہ جھنم وساء ت مصیر اور چلے اس راہ پر جو الگ ہے مسلمانوں کی راہ سے تو ہم پھر دیں گے اسے جدھر وہ خود پھرا ہے۔ اور ڈال دیں گے اسے جہنم میں اور بہت بری پلٹنے کی جگہ ہے۔

جو مسلمانوں کے راستہ کو چھوڑ کر دوسرے راستہ پر چلا ہم اس کو جہنم میں ڈال دیں گے۔ 'سبیل المومنین' مومنوں کا راستہ ہے اس آیت میں اولا بالذات خلفاء راشدین ابو بکر وعمر عثمان وعلی رضی اللہ عنہم پھر تمام صحابہ کرام اور امت کے ارباب حل وعقد ائمہ مجتہدین کے راستے کو سبیل المومنین اور ان کے راستے پر چلنے کی قرآن نے ہدایت دی ہے۔

اس آیت سے یہ بھی ثابت ہوا کہ رسول کریم ﷺ کی اور اجماع امت کی مخالفت سے انسان توفیق الٰہی سے محروم ہو جاتا ہے اور شیطان کے ہاتھ میں محض ایک کھلونا بن کر رہ جاتا ہے اور وہ جیسے چاہتا ہے اسے تگنی کا ناچ نچاتا ہے۔

جنتی فرقہ

حضور نبی کریم ﷺ نے نجات پانے والے جنتی فرقہ کا نام "الجماعۃ" اور "سواد اعظم" بتایا یعنی مسلمانوں کی بڑی جماعت 'اسی وجہ سے اس جنتی جماعت کا نام اہلسنت وجماعت ہوا۔ اہلسنت وجماعت کے سوا تمام فرقے باطل وگمراہ ہیں۔

حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا۔

ان اللہ لایجمع امتی علی ضلالہ ویداللہ الجماعۃ ومن شذشذفی النار۔ (ترمذی۔ مشکوٰۃ)

اللہ تعالیٰ میری امت کو گمراہی پر متفق نہ ہونے دے گا اکثریت پر اللہ کا دست کرم ہے جو جماعت سے الگ رہا وہ دوزخ میں الگ ہی جائے گا۔

یہ امت ساری گمراہ نہ ہوگی بلکہ قیامت تک ایک فرقہ حق پر رہے گا یہ اس امت کی خصوصیت ہے اس میں اشارتاً فرمایا گیا کہ مسلمانوں کا اجماع برحق ہے جس پر سارے علماء اولیاء متفق ہو جائیں۔ وہ مسئلہ ایسا ہی لازم العمل ہے جیسے قرآن کی آیت۔ اس حدیث کی تائید اس آیت سے ہے۔

ویتبع غیر سبیل المومنین نواله ماتولی ونصله جهنم یعنی جو مسلمانوں کے راستہ کے علاوہ کوئی اور راہ چلے گا ہم اسے دوزخ میں بھیجیں گے۔

وصف اہل سنت

اجماع امت کا حجت ہونا یہ بھی جماعت اہلسنت کی ہی خصوصیت ہے۔ اللہ تعالیٰ کا دست کرم جماعت پر ہے اس سے مراد حفاظت رحمت اور مدد ہے یعنی اللہ تعالیٰ جماعت کو غلطی اور دشمنوں کی ایذا سے بچائیگا۔ حدیث شریف میں ہے جسے مسلمان اچھا سمجھیں وہ اللہ کے نزدیک بھی اچھا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے لتکونوا شهداء علی الناس۔ حضور ﷺ فرماتے ہیں تم زمین میں اللہ کے گواہ رہو۔

سواد اعظم کون؟

لہذا جس کام کو عام علماء صلحاء اور عوام مسلمین اچھا جانیں وہ اچھا ہی ہے خیال رہے کہ بڑی جماعت سارے مسلمانوں کی معتبر ہے نہ کہ کسی خاص جگہ اور خاص وقت کی۔ لہذا اگر کسی بستی میں ایک سنی ہے سب بدمذہب تو وہ ایک ہی سواد اعظم ہوگا کیونکہ وہ صحابہ سے اب تک کی جماعت کے ساتھ ہے۔

یہ حدیث تا قیامت بدمذہبیت سے بچنے کا بڑا ذریعہ ہے اگر مسلمان اس حدیث کو پیش نظر رکھیں تو چھوٹے چھوٹے فرقے خود ہی ختم ہو جائیں گے۔

(تفصیل کیلئے میرا رسالہ جماعت اہلحدیث کا فریب)

اجماع اُمت کی حقیقت

اجماع امت دلیل قطعی ہے اس کا انکار ویسا ہی کفر ہے جیسے حضور ﷺ کی مخالفت کفر ہے اللہ تعالیٰ نے مخالفت رسول اور مخالفت اجماع دونوں کی سزا جہنم قرار دی ہے۔

ضرورت تقلید

تقلید ائمہ ضروری ہے کیونکہ یہ عام مسلمانوں کا راستہ ہے تمام اولیاء علماء محدثین مفسرین مقلد ہوئے۔ ان کی مخالفت کر کے غیر مقلد بننا مسلمانوں کا راستہ چھوڑ کر دوسرا راستہ اختیار کرنا ہے۔

اسی طرح میلاد شریف، ختم بزرگان فاتحہ تمام امور خیر عام مسلمانوں کا راستہ ہے اسے حرام کہنا اس راستہ کو چھوڑنا ہے۔

حضور نبی کریم ﷺ فرماتے ہیں۔ جسے مسلمان اچھا سمجھیں وہ اللہ کے نزدیک بھی اچھا ہے۔

اطاعت اولی الامر

اولی الامر کی اطاعت مطلقاً واجب نہیں بلکہ اللہ رسول کی اطاعت کے ضمن میں ان کی اطاعت واجب ہے کہ اگر وہ مطابق شرع حکم دیں تو ان کی اطاعت کرو ورنہ نہیں۔ جب تک وہ قوم مسلم سے رہیں تب تک ان کی اطاعت واجب اگر خلاف شرع حکم دیں یا بے ایمان ہو جائیں تو ان کی اطاعت نہ کرو۔

حدیث میں وارد ہے کہ ایک لشکر پر ایک انصاری کو امیر بنا کر بھیجا گیا۔ راستے میں اس امیر کو لشکر والوں پر غصہ آگیا۔ اس نے کہا کہ کیا تم کو رسول اللہ ﷺ نے میری اطاعت کا حکم نہیں دیا سب نے کہا۔ ہاں تو امیر لشکر نے کہا لکڑیاں جمع کرو آگ جلاؤ جب آگ جل چکی تو کہا سب اس میں کود جاؤ، صحابہ کرام نے کہا کہ ہم آگ سے بھاگ کر حضور ﷺ کے دامن میں چھپے ہیں۔ کیا اب دوبارہ آگ میں

جائیں کسی نے بھی آگ میں نہیں کودا۔ واپسی پر بارگاہ رسالت ﷺ میں یہ واقعہ پیش کیا گیا۔ حضور ﷺ نے فرمایا کہ اگر تم آگ میں کود جاتے تو ہمیشہ آگ میں ہی رہتے۔ پھر فرمایا انما الاطاعه فی معروف۔ حاکم کی اطاعت جائز کام میں ہے۔
(بخاری و مسلم)

ابوداود شریف وغیرہ میں ہے کہ فرمایا نبی کریم ﷺ نے کہ مسلمان پر اپنے امیر کی اطاعت واجب ہے مگر جب کہ وہ گناہ کا حکم نہ دے اگر گناہ کا حکم دے تو فلاسمع ولا طاعة۔

اولی الامر کون ہیں؟

اولی الامر سے مراد یا حضرت سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ وفاروق اعظم رضی اللہ عنہ ہیں جیسے ترمذی شریف میں ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا کہ کیا پتہ تم میں میرا قیام کتنا ہے تم میرے بعد ابو بکر و عمر کی اطاعت کرنا۔

یا اولی الامر سے مراد تمام صحابہ کرام ہیں جیسا کہ حضور ﷺ نے فرمایا کہ میرے صحابہ تاروں کی طرح ہیں جن کی پیروی کرو گے ہدایت پاؤ گے اور فرمایا کہ میرے صحابہ میری امت میں ایسے ہیں جیسے کھانے میں نمک' کھانا بغیر نمک کے ٹھیک نہیں ہوتا یا اولی الامر سے مراد اسلامی حکام وسلاطین ہیں۔ حضور ﷺ نے فرمایا کہ سنو' اطاعت کرو اگرچہ تم پر حبشی غلام امیر بنا دیا جائے چونکہ بعض اسلامی احکام حکومت اسلامیہ سے وابستہ ہیں جیسے جہاد' قصاص' چوری اور زنا کی سزا دینا ملکی نظام قائم رکھنا اس لیئے ان جیسے احکام میں حکام کی اطاعت ضروری ہوئی۔

یا اولی الامر سے مراد ائمہ مجتہدین ہیں۔ یا اولی الامر سے مراد علمائے دین ہیں۔ آخری قول سیدنا عبداللہ ابن عباس جابر ابن عبداللہ مجاہد و حسن اور عطا کا ہے ان بزرگوں نے اس آیت سے دلیل پکڑی ولو ردوه الی الرسول والی اولی الامر منهم لعلمه الذین یستنبطونه منهم چونکہ اللہ رسول کی اطاعت ان

کے فرمانوں کے سمجھے بغیر نہیں ہو سکتی اس لئے ان کی اطاعت کے لئے علماء دین کی اطاعت لازم ہوئی۔

پارلیمنٹ کا کام ہے قانون بنانا' وکیل کا کام ہے قانون سمجھانا۔ حکام کا کام ہے قانون منوانا۔ اسی طرح اللہ رسول قانون بنانے والے ہیں (قانون ساز) علماء و قانون سمجھانے والے (یعنی قانون داں) اور حکام قانون منوانے والے کہ بزور حکومت اسلامی قوانین پر عمل کرادیں۔ لہذا ان سب کی اطاعت لازم ہوئی۔

ضرورت قیاس

اولی الامر میں اختلاف ہونے کی صورت میں (قیاس واجتہاد مجتہدین)

گویا رسول کریم ﷺ کے ارشادات کا خلاصہ یہ ہے کہ میرے اصحاب اگر کسی چیز میں تمہارا اختلاف ہو جائے تو اللہ ورسول کی بارگاہ میں لوٹ آؤ اور ان سے فیصلہ کرالو۔ حضور ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہونا رب تعالیٰ ہی کے پاس آنا ہے حضور ﷺ کا فیصلہ اللہ تعالیٰ کا فیصلہ ہے۔ جو نا قابل اپیل۔ نیز حضور ﷺ سب کی اصل ہیں لہذا ان کے پاس آنا اپنے اصل کی طرف لوٹنا ہے۔

اے علماء یا اے حکام یا اے مومنین اگر کسی مسئلہ یا کسی چیز میں تمہارا آپس میں اختلاف ہو جائے اور وہ حکم قرآن وحدیث میں موجود نہ ہو امت کا اس پر اجماع بھی نہ ہوا ہو بلکہ نزاع رہا ہو تو اس مسئلہ کو اللہ رسول کے فرمان یعنی کتاب وسنت کی طرف لوٹاؤ اس طرح کہ غیر منصوص کا حکم جاری کرو۔ مثلاً سوال پیدا ہو کہ باجرہ جوار چاول ان میں سود جائز ہے یا نہیں۔؟

یہ چیزیں غیر منصوص ہیں جن کا ذکر قرآن اور حدیث میں نہیں ہے تو تم دیکھو کہ حدیث شریف میں گندم' جو' نمک میں سود حرام کیا گیا ہے کیونکہ ان کی جنسیں اور وزن یکساں ہیں تو تم یہ کہو کہ چونکہ باجرہ' جوار' چاول کی جنسیں اور وزن

یکساں ہیں لہذا ان میں بھی سود حرام ہے۔ یہ ہوا اس شئے کا اللہ رسول یعنی قرآن وحدیث کی طرف لوٹانا۔ تا قیامت ایسا مسئلہ نہیں ہو سکتا جس کی مثال قرآن یا حدیث میں نہ مل جائے مسئلہ اور ہے مثال کچھ اور بہر حال یہ آیت کریمہ بہت سے احکام کی اصل ہے قیاس مظہر احکام ہے یعنی احکام کا ثبوت ماٰخذ ومخزن تو کتاب وسنت ہیں اور قیاس واجتہاد مظہر احکام ہیں۔

قیاس مجتہد کی دلیل

مشکوٰۃ شریف کتاب الامارات اور ترمذی شریف ابواب الاحکام اور دارمی شریف میں ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے جب حضرت معاذ ابن جبل رضی اللہ عنہ کو یمن کا حاکم بنا کر بھیجا تو پوچھا کہ کس چیز سے فیصلہ کرو گے عرض کیا کتاب اللہ سے فرمایا اگر اس میں نہ پاؤ عرض کیا اس کے رسول کی سنت سے فرمایا اگر اس میں بھی نہ پاؤ عرض کیا۔ اجتھد برائی ولا الو یعنی اپنی رائے سے اجتہاد کروں گا اور کوتاہی نہ کروں گا تب نبی کریم ﷺ نے ان کے سینے پر ہاتھ رکھا اور فرمایا کہ اس خدا کا شکر ہے جس نے رسول اللہ کے قاصد کو اس کی توفیق دی جس سے رسول اللہ راضی ہیں اس حدیث سے معلوم ہوا کہ قیاس مجتہد برحق ہے جس سے اللہ رسول راضی ہیں۔

اس سے یہ بھی واضح ہوا اجتہاد وقیاس صرف اور صرف انھیں امور میں کیا جائے گا جن کا واضح حکم کتاب وسنت سے نہ ملے۔ ائمہ دین ومجتہدین عظام کا قیاس محض ان کی ذاتی رائے نہ ہوتی تھی بلکہ کتاب وسنت اجماع امت خلفاء راشدین کی ہدایات تعامل صحابہ کو معیار بنا کر کسی مسئلہ کا حکم ظاہر کرنا ہوتا تھا اور اس قیاس یا رائے کا محمود یا مطلوب ہونا کتاب مجید کی آیت یتفقھوافی الدین سے ثابت ہے۔

قیاس سے منکرین کو بھی مفر نہیں

جو لوگ ائمہ مجتہدین پر قیاس واجتہاد کی بناء پر طعن کرتے ہیں انھیں بھی اس قیاس سے مفر نہیں ہے غور کیجئے جن مسائل پیش آمدہ کے متعلق قرآن وحدیث اور اجماع امت خاموش ہو۔ ان کا حکم شرعی معلوم کرنے کا طریقہ سوائے اجتہاد وقیاس کے اور کیا ہے۔ اور قیاس واجتہاد کی مخالفت میں جو آیات واقوال پیش کئے جاتے ہیں دراصل ان میں اس قیاس واجتہاد کی مذمت ہے اور اسے فاسد وباطل قرار دیا گیا ہے جو محض اپنی خواہشات نفسانی کی بناء پر کیا جائے۔ لیکن وہ قیاس واجتہاد جو کتاب وسنت کو معیار بنا کر کیا جائے وہ تو فقہ اسلامی کا ایک اہم ماخذ ہے۔

اجتہاد وقیاس کا جواز

قرآن وحدیث بلکہ اجماع صحابہ وتابعین سے قیاس واجتہاد کے جائز اور قابل قبول ہونے کے دلائل بالکل واضح ہیں قرآن مجید میں فرمایا۔

فان تنازعتم فی شئی فردوہ الی اللہ والرسول

پھر اگر تم میں کسی بات کا جھگڑا اٹھے تو اس کیلئے اللہ اور رسول کے حضور رجوع کرو۔

اس آیت سے معلوم ہوا کہ احکام تین قسم کے ہیں۔

ایک وہ جو ظاہر کتاب یعنی قرآن مجید سے ثابت ہیں۔

ایک وہ جو ظاہر حدیث سے اور۔

ایک وہ جو قرآن وحدیث کی طرف بطریق قیاس رجوع سے معلوم ہوتے ہیں۔

حضور نبی کریم ﷺ نے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ قرآن وسنت کے مطابق فتویٰ دو اور جب قرآن وسنت میں کوئی حکم نہ پاو تو اپنی رائے سے اجتہاد کرو۔ حضور نبی کریم ﷺ نے یہ ہی الفاظ حضرت معاذ بن جبل اور ابو موسیٰ اشعری کو اس وقت فرمائے تھے جب آپ نے انھیں یمن کا قاضی بنا کر بھیجا۔ (احمد ابوداود ترمذی)

حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا۔

من یر دالله به خیرا یفقهه فی الد ین (مسلم ترمذی)

جس کے ساتھ اللہ تعالیٰ بھلائی کا ارادہ رکھتا ہے اسے دین کی سمجھ عطا فرماتا ہے۔

اجتهدوا فکل میسر لما خلق

اجتہاد کرو کیونکہ اللہ تعالیٰ جس کو جس کام کیلئے پیدا کرتا ہے وہ کام اس کے لئے آسان فرمادیتا ہے۔

جب مجتہد اجتہاد کرتا ہے تو صحیح فیصلہ کرتا ہے تو اس کے لئے دو اجر ہیں اور اگر اس نے اجتہاد میں غلطی کی تو اس کے لئے ایک اجر ہے (جامع صغیر)

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کو لکھا تھا۔

اعرف الامثال والا شباه وقیاس الامور عندك (شرح موطا تنویر الحوالک)

یعنی امثال و نظائر کو پہنچانو اور سمجھو پھر زیر فتویٰ مسائل کو ان پر قیاس کرو۔ نیز قیاس واجتہاد کے جائز ہونے پر صحابہ کرام بھی متفق ہیں۔

اجماع اور قیاس، شریعت سے ماخوذ

بلاشبہ دین کے تمام احکام و مسائل کا اولین ماخذ قرآن سنت ہے اور یہ بھی حقیقت ہے کہ شریعت کے بے شمار مسائل ایسے بھی ہیں جن کی صراحت کتاب وسنت میں نہیں ملتی۔ یہاں تک کہ خلافت راشدہ کے دو . میں جب کہ مشکوٰۃ نبوت سے فیض حاصل کرنے والوں کی سب سے بڑی تعداد موجود تھی صحابہ کرام کو اجماع اور قیاس سے بہت سے مسائل کا فیصلہ کرنا پڑا اس سے قطعی طور پر یہ ثبوت فراہم ہوتا ہے کہ اجماع وقیاس بھی احکام شریعت کا ماخذ ضرور ہیں۔ آج جو لوگ صرف کتاب وسنت سے مسائل اخذ کرنے کا دعویٰ کرتے ہیں بے شمار

مسائل کا کیا تو ان کے پاس کوئی جواب ہی نہیں یا اگر جواب ہے تو وہ قیاس ہی سے ماخوذ ہے قابل لحاظ امر یہ ہے کہ قیاس واجتہاد کی صلاحیت ہر محدث وعالم کے پاس نہیں ہوتی اس کے لئے بہت شرطیں ہیں جو کم ہی افراد میں پائی گئیں اور اس خصوصی وصف کے حامل کو ہی منصب اجتہاد ملا۔ یہی وجہ ہے کہ صحابہ وتابعین اور تبع تابعین کے دور میں بھی امت کی اکثریت جو غیر مجتہد تھی مجتہدین ہی کی طرف رجوع کرتی۔ ظاہر ہے کہ غیر مجتہد کے لئے مجتہد پر اعتماد اور اس کی تقلید کے سوا چارۂ کار ہی کیا ہے؟

آج جب کہ اجتہاد کی صلاحیت صدیوں سے مفقود ہے امت مسلمہ چار ائمہ امام اعظم ابو حنیفہ، امام مالک، امام شافعی، امام احمد بن حنبل رضی اللہ عنہم کی تقلید پر مجتمع ہے جو ان سے باہر ہے وہ سبیل مومنین سے جدا ہے مقلدین کے لئے ان کے امام کا قول جو انھوں نے کتاب وسنت اور اپنے اجتہاد کی خداداد صلاحیت کی روشنی میں ظاہر کیا ہے وہی دلیل اور حجت ہے اس لئے مقلدین اپنے مسائل کا حل اپنے ائمہ کے اقوال اور فقہ کی کتابوں سے تلاش کرتے ہیں کیونکہ ان کے نزدیک احکام شرع پر کاربند ہونے کا یہی سب سے قریب اور مختصر راستہ ہے۔ کس مسئلہ کا ماخذ کونسی آیت یا کونسی حدیث ہے؟ عام مسلمان اس سے باخبر نہیں ہوتے اور یہ ان کے بس کی بات بھی نہیں۔

غیر مقلدین کا دھوکہ

منکرین تقلید جن کا ہر فرد براہ راست قرآن وسنت سے استنباط کا دعویٰ رکھتا ہے چند مسائل سے متعلق چند احادیث ازبر کر لیتے ہیں اور عام مقلدین سے بحث پر اتر آتے ہیں کہ دیکھو ہمارے مذہب کے ثبوت میں یہ حدیث ہے اور تمہارے مسلک کے ثبوت میں کوئی حدیث نہیں۔ ہم حدیث پر عامل ہیں اور تم حدیث کے

مخالف ہو۔ ایسے موقع پر بعض مقلد خاموش ہو جاتے ہیں اور شک وتذبذب کا شکار ہو جاتے ہیں۔ وہ یہ نہیں جانتے کہ ان مدعیان اجتہاد کے یہاں کتنے مسائل کا کوئی جواب ہی نہیں اور کچھ کا ہے تو وہ ان ہی چار مذہبوں کی خوشہ چینی کا نتیجہ ہے۔ یہ خوشہ چینی بھی ان کے جاہل عوام کا کام نہیں بلکہ سو ڈیڑھ سو سال پہلے ان کے چند علماء نے ادھر ادھر سے جمع کر کے کتابوں میں درج کر دیا اور بعض مسائل ایسے بھی نکالے جن کی اصل اقوال ائمہ میں بھی نہیں مگر غیر مقلد عوام اپنے علماء کی تقلید محض پر مصر ہیں۔

تقلید کیوں ضروری ہے؟

بتائیے بارہ سو سال پہلے کے مجتہد مخلص اور اہل عزیمت ائمہ کی تقلید سے منحرف ہو کر زیادہ سے زیادہ ڈیڑھ سو سال پہلے کے نام نہاد علماء کی تقلید کا قلادہ گردن میں ڈال کر اپنے کو مجتہد اور غیر مقلد جتانا کون سی دیانت اور کون سی دانشمندی ہے۔ یاد رکھئے مذاہب اربعہ کی بنیادیں بھی کتاب وسنت ہی پر قائم ہیں اور ہر مسئلہ میں ان کے پاس بھی شریعت کی قابل اعتبار دلیلیں موجود ہیں۔

حضرت مولانا مفتی خلیل احمد صاحب شیخ الجامعہ جامعہ نظامیہ حیدر آباد تقلید کی ضرورت بیان فرماتے ہیں کہ یہ ضروری نہیں ہے کہ ہر عربی جاننے والا ماہر عربی کا پڑھنے سمجھنے والا قرآن کو سمجھ جائے اور حدیث سمجھ جائے یہ کوئی ضروری نہیں کیونکہ بے شمار ایسے واقعات ہمارے سامنے موجود ہیں کہ اہل زبان ہونے کے باوجود بھی اللہ کے کلام کو سمجھ نہیں سکے اسکے مطلب ومعانی صحیح طور پر اخذ نہیں کر سکے۔ کیونکہ جب اللہ تعالیٰ کا حکم نازل ہوا اور روزے کے بارے میں ”خیط ابیض وخیط اسود“ اگر لغت کے اعتبار سے اس کے معنی دیکھا جائے تو سفید دھاگہ اور کالا دھاگہ کے ہیں ایک صحابی نے خیط ابیض وخیط اسود

کا محاورہ اور لغت کے اعتبار سے جو استعمال تھا اس کے مطابق وہ دو دھاگے اپنے تکیہ کے نیچے رکھ لئے اور سو گئے تاکہ ان دونوں میں تمیز کر سکیں تو اس وقت اپنی سحر ختم کر لوں اپنی سحر کے آخری وقت کو معلوم کرنیکے لئے دو دھاگے اپنے سر کے نیچے رکھ لئے تاکہ اس میں جب فرق ہو جائے تو یہ سمجھوں گا کہ سحر کا وقت ختم ہو گیا جب بھی وہ دیکھ رہے ہیں کہ اس طرح تمیز پیدا نہیں کر سکے تو وہ حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں صبح حاضر ہوئے اور عرض کرنے لگے کہ یا رسول اللہ ﷺ اللہ تعالیٰ کا ارشاد خیط ابیض اور خیط اسود ہوا تو اسکے مطابق میں دو دھاگوں کو اپنے سر کے نیچے رکھ کر سو گیا تاکہ فرق وتمیز کر سکوں لیکن جب بھی دیکھتا ہوں کوئی فرق محسوس نہیں ہوتا تو آخر میں اس پر عمل کیسے کروں؟

حضور اکرم ﷺ مسکرائے اور ارشاد فرمایا کہ خیط ابیض اور خیط اسود سے مراد وہاں دھاگا نہیں ہے بلکہ رات کی سیاہی اور دن کی سفیدی مراد ہے۔ وہ ہماری طرح ۱۶ سال ۲۰ سال عربی پڑھکر نہیں سمجھتے تھے بلکہ وہ پیدائشی عرب تھے۔ انکی مادری زبان عربی تھی وہ عربی ماحول میں پلے تھے جب وہ اس کلام پاک کو نہیں سمجھ سکے تو ماوشما کا کیا۔ (انوار نظامیہ۔ جمادی الاولی ۱۴۳۱ھ)

اہمیت تقلید

مولانا مفتی خلیل احمد صاحب عصری مسائل کا حل پیش کرتے ہوئے تقلید کی اہمیت بیان فرماتے ہیں کہ:

یہ واقعات دنیا قیامت تک چلنے والے ہیں یہ واقعات رکنے والے نہیں ہیں ہر زمانے میں ہر وقت نئے نئے مسائل وحالات پیش آتے رہینگے تو اب نئی دنیا کی ترقی میں جتنے حالات رونما ہو رہے ہیں اس کا حل بھی آپ کو نکالنا پڑیگا اب انسان اتنی ترقی کر گیا ہے کہ وہ سعودی عرب میں عید کی نماز پڑھکر نکلتا ہے وہ تیس

روزے مکمل کر چکا وہ شوال کا چاند دیکھ چکا لیکن اب دوسری طرف سفر کر رہا ہے تو وہاں رمضان موجود ہے وہاں ابھی عید نہیں آئی ہے اس کو نئے حالات سے دو چار ہونا پڑا تو ان مسائل کا حل نکالنا ضروری ہے۔ اگر ان مسائل کو نظر انداز کرینگے تو شریعت کو معطل کرنے کے مترادف ہے۔ اگر ان کا حل ہے تو حل بتلانا پڑیگا حل اپنے دل سے اگر ہم نکالیں جیسا کہ کوئی دنیا کا مسئلہ در پیش ہوتا ہے تو ہر انسان اپنی عقل اور تجربہ کی بنیاد پر کوئی رائے دیدیتا ہے خواہ اس کا نتیجہ کوئی نکلے لیکن دین میں ایسا نہیں دین کا مطلب یہ ہے کہ جب کوئی مسئلہ پیش ہو تو قرآن وحدیث کی روشنی میں اس کا حل تلاش کرنا ہوگا۔ قرآن وحدیث سے اس کا ثبوت دینا ہوگا کہ قرآن کی فلاں آیت سے اسکا یہ حل نکلتا ہے فلاں حدیث شریف سے اس کا یہ حل نکلتا ہے جب تک کہ آپ اس طرح کا حل نہیں نکالینگے دنیا آپ کی بات کو ماننے تیار نہیں ہوگی۔ اگر کوئی کہدے کہ میرا یہ قول ہے کوئی آپ کے قول کو قبول کرنے والا نہیں۔ قرآن اور حدیث میں ہر چیز کا حل موجود ضرور ہے لیکن اس کے حل کو معلوم کرنیکی صلاحیت کس میں ہے؟ اس کا فہم وادراک کس کو ہے؟ اگر آپ کسی جنگل میں چلیں تو آپ کو قسم قسم کے جڑی بوٹیاں نظر آئینگی ہر جڑی بوٹی اپنے اندر ایک تاثیر وخاصیت رکھتی ہے لیکن مجھ جیسا انسان جب اس کو دیکھتا ہے تو اسکے رنگ وروپ کی تعریف کر کے گزر جائے گا۔ لیکن جب کوئی جڑی بوٹیوں کا جاننے والا حکیم ادھر سے گزرے گا تو کہیے گا اس میں یہ خاصیت ہے۔ اس میں یہ فائدہ اللہ نے رکھا ہے' اس میں اللہ تعالیٰ نے اس بیماری سے شفا رکھی اس میں اس مرض کا علاج رکھا اسی طرح قرآن وحدیث میں ہر مسئلہ کا حل ضرور موجود ہے لیکن قرآن کو سمجھنے والا حدیث کو سمجھنے والا اس سے مسئلہ کا استنباط واستخراج کرنے والا موجود ہو تو پھر قرآن وحدیث سے آپ کو رہنمائی ملے گی (انوار نظامیہ)

قرآن وحدیث کا عطر

حضرت مفتی خلیل احمد صاحب فرماتے ہیں کہ تقلید ہی کامیابی کا ذریعہ ہے۔

یہ ائمہ یا مجتہدین نے کوئی بات اپنی طرف سے اپنی خواہش سے کسی اور طریقہ سے بیان نہیں کیا ان کی جتنی باتیں ہیں جتنے اقوال ہیں ان کے جتنے مسائل ہیں سب قرآن وحدیث کا نچوڑ ہیں نتیجہ ہے اسی سے اخذ کیا اسی سے انھوں نے سیکھا اور اسی سے اپنی شرح وبسط کے ساتھ بیان کیا اسکے سواء فقہ میں کوئی اور چیز ہے اور نہ فقہ کسی اور چیز کا نام ہے اگر قرآن وحدیث سے ہٹ کر فقہ کسی اور چیز کا نام ہے تو ہم بھی اس کو ماننے تیار نہیں ہمارا بھی اس سے کوئی تعلق نہیں ہمارا اسی فقہ سے تعلق ہے جو قرآن وحدیث سے وابستہ ہے اور اسی کے مطابق ہے ہم ائمہ مجتہدین کے بارے میں یقین رکھتے ہیں کہ ان کا یہ سارا کام اللہ کی خوشنودی کیلئے تھا اور قرآن وحدیث کے مطابق تھا۔ اسی بناء پر آپ دیکھتے ہیں کہ بڑے بڑے اولیاء جو صاحبان کشف گذرے جو صاحبان ولایت گذرے۔ انھوں نے ان ائمہ کی تقلید کو اپنے لئے اور اپنے متوسلین کیلئے ضروری سمجھا حضور پیران پیر رضی اللہ عنہ امام احمد بن حنبل کی تقلید فرماتے تھے حضور غریب نواز رضی اللہ عنہ امام اعظم رضی اللہ عنہ کی تقلید فرماتے تھے اور دیگر اولیاء ان بزرگوں کی تقلید کو اپنے لئے کامیابی کا ذریعہ سمجھتے۔ (انوار نظامیہ)

مجتہد کی شرائط

قرآن وسنت سے اجتہاد وقیاس کیلئے یہ بات ذہن نشین رہے کہ ہر عالم دین کو یہ جائز نہیں ہے کہ وہ قیاس واجتہاد کرے جیسا کہ آج کل بعض لوگوں کی یہ روش ہوگئی ہے کہ کسی دینی مدرسہ سے درس نظامی کی سند حاصل کر کے یا بعض وہ لوگ

جو کسی یونیورسٹی سے سلامیات کی ڈگری حاصل کر کے قیاس واجتہاد کا منصب سنبھالنے کی کوشش کرتے ہیں۔ جب کہ مجتہد کیلئے مخصوص صلاحیتوں اور شرطوں کا ہونا لازمی وضروری ہے مثلاً وہ متقی وپرہیزگار صاحب الرائے' صاحب فراست 'انصاف پسند' پاکیزہ اخلاق کا مالک ہو' زبان عرب لغت صرف ونحو ومعانی قرآن وسنت تفسیر اسباب ونزول' راویوں کے حالات جرح وتعدیل کے طریقوں سے ناسخ ومنسوخ کی حقیقت سے مذاہب سلف سے واقفیت رکھتا ہو اور دلائل شرعیہ سے مسائل کا استنباط کرنے (نکالنے) پر قادر ہو۔ قیاس کے اصول وقواعد کو جانتا ہو یا یوں کہیئے کہ درجہ اجتہاد صرف اس شخص کو حاصل ہوتا ہے جو پوری شریعت کے مقاصد کو سمجھتا ہو اور دلائل شرعیہ سے مسائل کے استخراج کی قدرت رکھتا ہو۔

(موفقت)

قیاس واجتہاد کا دائرہ

نیز یہ بات بھی ملحوظ خاطر رہے مجتہد کو بھی قیاس واجتہاد صرف ان مسائل میں جائز ہے جن کے متعلق قرآن وسنت اور اجماع امت میں صریح حکم نہ ملے۔ اگر کسی مسئلہ میں قرآن وسنت اجماع امت نے واضح احکام دیئے ہیں تو پھر قیاس واجتہاد ناجائز وممنوع ہے چنانچہ مجتہد مطلق سیدنا امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ کسی بات کا حکم معلوم کرنے کے لئے میں سب سے پہلے قرآن کی طرف رجوع کرتا ہوں اگر مجھے کوئی حکم قرآن میں نہیں ملتا تو پھر سنت رسول کی طرف رجوع کرتا ہوں اگر قرآن وسنت دونوں سے حکم شرعی معلوم نہ ہو تو پھر خلفاء راشدین اور صحابہ کرام کے اقوال اور فیصلوں کی طرف رجوع کرتا ہوں اور کسی مسئلہ میں صحابہ کرام کے اقوال مختلف ہوں تو ان میں سے اس کو اختیار کرتا ہوں جو قرآن وسنت کے زیادہ قریب ہو اور کسی مسئلہ میں صحابہ کرام کا قول وعمل

نہ ملے تو پھر تابعین کرام کے فیصلوں پر غور وفکر کر کے اپنی الگ رائے قائم کر کے اس پر عمل کرتا ہوں۔ (الانتقاء لابن عبد البر وشامی)

فقہ ائمہ اربعہ کیا ہے؟

چنانچہ یہ حقیقت ہے کہ فقہ حنفی جو حضرت امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ کی طرف منسوب ہے یہ امام کی محض ذاتی رائے نہیں ہے بلکہ قرآن وسنت اجماع امت وقول وعمل خلفاء راشدین وصحابہ کرام کا نچوڑ اور خلاصہ ہے حافظ ذہبی علیہ الرحمتہ نے مسلمانوں کے تقلیدی موقف کو ان الفاظ میں بیان کیا ہے۔

مسلمانوں نے ائمہ اربعہ (امام اعظم 'امام شافعی 'امام احمد بن حنبل اور امام مالک) کی باتوں کو صرف اس لئے اختیار کیا ہے کہ یہ ائمہ حضور ﷺ کی احادیث کے سب سے عمدہ عالم اور پیروی کرنے والے اور احادیث کی معرفت اور اتباع میں سب سے عمدہ قوت اجتہاد رکھنے والے ہیں (ذہبی)

اس بناء پر امام اہلسنت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا

ان یکون اتباع الروایہ دلا لہ (عقد الجید)

یعنی بات نبوت کی ہو اور الفاظ امام ومجتہد کے ہوں اسے مان لینے کا نام تقلید ہے۔

کیا اب اجتہاد ممکن نہیں؟

یہ تو نہیں کہا جاسکتا کہ فی زمانہ مجتہدانہ شان کا عالم وفاضل پیدا ہونا ناممکن ہے لیکن یہ امر واقعہ ہے کہ ائمہ مجتہدین امام ابو حنیفہ 'امام شافعی 'امام مالک وامام احمد بن حنبل (جو مجتہد مطلق کے درجہ پر فائز تھے) کے بعد آج تک مجتہد مطلق کے درجہ کا کوئی شخص ظہور میں نہیں آسکا۔ سینکڑوں علم وفضل کے آفتاب ومہتاب محدث مفسر ومجدد' غوث وقطب اولیاء اللہ ہوئے ہیں۔ مگر یہ سب کے سب ائمہ اربعہ ہی میں سے کسی نہ کسی امام کے مقلد تھے اور انھوں نے خود اجتہاد وقیاس کے بجائے ائمہ اربعہ

حنفی شافی مالکی و حنبلی ہی میں سے کسی کے اتباع میں عافیت سمجھی ہے حالانکہ یہ وہ ہستیاں ہیں جن کے علم و فضل اور دینی بصیرت و بصارت کا آج بھی کوئی انکار نہیں کرتا۔

(تقلید کی ضرورت واہمیت پر ہم نے تفصیلی بحث اپنی کتاب جماعت اہلحدیث کا فریب میں کردی ہے) کتاب اللہ سنت رسول اللہ اجماع وقیاس ان چاروں اصولوں پر عمل کرنا دنیا میں بھی مفید ہے اور آخرت میں بھی ہر غیر مجتہد مسلمان پر واجب ہے کہ کسی مجتہد کے قیاس پر عمل کرے قیاس کیا چیز ہے کتاب وسنت کے سمندر میں سے نکالے ہوئے موتی۔ اگر تمہیں غوطہ خوری کا فن نہیں آتا تو سمندر میں ہرگز چھلانگ نہ لگاؤ کسی غوطہ خور کے نکالے ہوئے موتی اُس سے حاصل کرو۔ قرآن وحدیث سمندر ہے امام اعظم ابوحنیفہ اور دیگر ائمہ اس کے غوطہ خور ہیں اور ہمارے علماء ومشائخ ان سے یہ موتی لینے والے ہیں۔

اس طرح ہمسندر میں کسی جہاز کے ذریعہ جاؤ ورنہ ڈوب جاوگے غرض کہ یہ آیت کریمہ وجوب تقلید کی قوی دلیل ہے۔

اگر تم اللہ تعالی اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتے ہو تو ان چاروں چیزوں پر ضرور عمل کرو یہ عمل تمہارے لئے دنیا میں بھی بہتر ہے کہ اس سے تمہارا شیرازہ بندھا رہیگا تمہیں شرعی احکام معلوم کرنے میں دشواری نہ ہوگی اور اس کا انجام بھی اچھا ہے کہ تم اس کی برکت سے بہکوگے نہیں بھٹکوگے نہیں۔ شیطان کا تم پر داونہ چلے گا جب نماز کے لئے ایک امام اختیار کرتے ہو' ملک کے لئے ایک بادشاہ بناتے ہو' قوم میں ایک سردار ہوتا ہے گھر میں ایک آقا ہوتا ہے فوج میں ایک کرنل ہوتا ہے ریل میں ایک انجن ہوتا ہے جسم میں ایک دل ہوتا ہے تو چاہئے کہ تمہاری اجتماعی زندگی میں بھی ایک امام ہو جس کے تم پیروکار ہو۔

جماعت اہلحدیث کی صحابہ دشمنی

آج کل غیر مقلدین کے ایک مایہ ناز محقق حکیم فیض عالم صدیقی بنے بیٹھے ہیں اور طبقہ غیر مقلدین میں ان کی بڑی پذیرائی ہے ان کی ایک کتاب کا نام ہے سیدنا حسن بن علی اس کتاب میں حکیم فیض عالم صدیقی نے ایک نہایت ہی روح فرسا عنوان قائم کیا ہے۔

سیدنا علی کی نام نہاد خلافت اور سیدنا حسین اس عنوان کے تحت حکیم فیض عالم صدیقی نے بزعم خویش دو چیزیں ثابت کرنے کی کوشش کی ہے ایک تو یہ کہ معاذاللہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ' خلافت کے اہل نہیں تھے دوسرے یہ کہ آپ کی خلافت نام نہاد تھی اس پر انھوں نے بہت زور صرف کیا ہے اس کتاب میں حضرات حسنین رضی اللہ عنہما کی صحابیت کا انکار کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔

حضرات حسنین کو زمرۂ صحابہ میں شمار کرنا صریحاً سبائیت کی ترجمانی ہے۔

(کتاب سیدنا حسن بن علی ص ۲۳)

نزل الابرار میں نواب وحید الزماں لکھتے ہیں۔

کچھ صحابہ فاسق تھے جیسا کہ ولید اور اسی کے مثل کہا جائے گا معاویہ عمرو مغیرہ اور سمرہ کے حق میں کہ وہ بھی فاسق ہیں۔

اور یہی نواب وحید الزماں ان صحابہ کرام کے بارے میں لکھتے ہیں۔

لایجوزلهم الترضی' ان کو رضی اللہ عنہم نہیں کہا جائے گا۔

ان نواب صاحب کی تبرا بازی تو حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے بارے میں حد کو پہونچی ہوئی ہے انھوں نے مختلف کتابوں میں بالکل شیعوں کے انداز میں حضرامیر معاویہ رضی اللہ عنہ پر تبرا بھیجا ہے اور ان کے بارے میں نہایت گستاخانہ باتیں کی ہیں ایک جگہ لکھتے ہیں۔

ایک سچے مسلمان جس کے دل میں ذرہ برابر بھی پیغمبر صاحب کی محبت ہو دل یہ گوارا کرے گا کہ وہ معاویہ کی تعریف و توصیف کرے البتہ ہم اہلسنت کا طریق ہے کہ صحابہ سے سکوت کرتے ہیں اس لئے معاویہ سے بھی سکوت کرنا ہمارا مذہب ہے اور یہی امر مسلم اور قرین احتیاط ہے مگر ان کی نسبت کلمات تعظیم مثلاً "حضرت" اور "رضی اللہ عنہ" کہنا سخت دلیری اور بے باکی ہے اللہ محفوظ رکھے۔

(دیکھئے حوالہ کے لئے رسائل اہلحدیث جلد دوم ص ۹۲)

اب ذرا حضرت معاویہ اور حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما کے متعلق نواب وحید الزماں کا سکوت اور ان کی احتیاط ملاحظہ فرمایئے ان دونوں صحابہ کرام کے بارے میں ارشاد ہوتا ہے۔

مگر اس میں کچھ شک نہیں کہ معاویہ اور عمرو بن عاص دونوں باغی اور سرکش اور شریر تھے۔ (رسائل اہلحدیث جلد دوم ص ۹۲)

غیر مقلدین کا عقیدہ ہے کہ معاذ اللہ صحابہ کرام ہاتھ سے منی نکالنے کا گندہ عمل کیا کرتے تھے نواب صدیق حسن بھوپالی نے یہ بیہودہ بات عرف الجادی صفحہ ۲۰۷ پر لکھی ہے۔

جبکہ ہاتھ سے منی نکالنے کی ممانعت احادیث سے ثابت ہے۔ لیکن غیر مقلدین نے اپنے اس مذہب کو بیان کرنے میں بے حیائی بے شرمی سے قطع نظر ہاتھ سے منی نکالنے کو صحابہ کرام کی طرف بھی منسوب کر کے اپنی دیانت اور شرافت کا جنازہ نکال دیا ہے۔ کون ہیں وہ صحابہ کرام جن کی طرف غیر مقلدین اس غیر شریفانہ عمل کو منسوب کرتے ہیں۔

نواب صدیق حسن خاں بھوپالی یہاں تک لکھتے ہیں۔

خداوند تعالیٰ نے اپنے بندوں میں سے کسی کو صحابہ کرام کے آثار کا غلام نہیں بنایا ہے (کہ ان کا ماننا اس پر ضروری ہو)۔ (عرف الجادی ص ۸۰)

یہ ہے غیر مقلدین علماء کی صحابہ دشمنی یہ بددین' حضرات صحابہ کی دشمنی میں قرآن وحدیث تک کا بے تکلف انکار کرتے ہیں قرآن کے اس واضح ارشاد سے اندھے ہو چکے ہیں۔

والسابقون الاولون من المها جرين والا نصاروالذين اتبعوهم باحسان رضى الله عنهم ورضوا عنه واعدلهم جنت تجرى تحتها الانهار خالدين فيها ابداذالك الفوز العظيم.

مہاجرین اور انصار جو ایمان لانے میں سب سے مقدم ہیں اور جو عقائد اور اعمال میں ان کے تابع ہیں اللہ تعالیٰ ان سب سے راضی اور وہ اللہ تعالیٰ سے راضی ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ان کے لئے باغات تیار کر رکھے ہیں جن کے نیچے نہریں بہ رہی ہیں یہ لوگ ہمیشہ ان باغات میں رہیں گے یہ بڑی کامیابی ہے۔

اس آیت کریمہ سے ثابت ہوا کہ مہاجرین اور انصار صحابہ اور جو لوگ ان کے تابع ہیں ان سب کو رضائے الٰہی کی سند حاصل ہے اب کون ایماندار ہے جو ان پاکیزہ نفوس کو معیار حق شرعی حجت اور تنقید سے بالاتر نہ سمجھے کیونکہ اگر یہ لوگ معیار حق شرعی حجت اور تنقید سے بالاتر نہ ہوتے تو اللہ تعالیٰ کی رضا انھیں حاصل نہ ہوتی بلکہ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں پہلے سے ہی یہ خبر دے دی تھی کہ جس طرح صحابہ کرام کا ہر فعل اور قول نبی کریم ﷺ کی موجودگی میں رضا الٰہی کے لئے ہے اسی طرح نبی کریم ﷺ کی حیات ظاہرہ کے بعد بھی یہ لوگ اللہ تعالیٰ کی رضاء کے خلاف کوئی کام نہیں کریں گے۔ اہلحدیث (غیر مقلدین) کی نگاہ سے حضور ﷺ کا یہ ارشاد بھی اوجھل ہو چکا ہے؟

عليكم بسنتى وسنة الخلفاء الرشدين

تمہارے اوپر میری سنت اور خلفاء راشدین کی سنت کو پکڑنا لازم ہے

علمائے احناف جماعت اہلحدیث کی نظر میں

خلیجی ممالک کی دولت نے (جو غیر مقلدین کو عطایات وصدقات کی شکل میں مل رہی ہے) اس دولت نے ان کا دماغ خراب کر دیا ہے اور اب ان کی زبان وقلم کی پوری طاقت کا استعمال اس مقصد کے لئے ہو رہا ہے کہ اہلسنت وجماعت اسلام سے خارج اور کتاب وسنت سے دور ہیں سرچشمہ ہدایت صرف ان کے ہاتھ میں ہے ان کے علاوہ بقیہ تمام مسلمان گمراہ ہیں۔ بددین ہیں۔ بدعتی ہیں کافر ہیں مشرک ہیں۔ ہندوپاک میں احناف کی اکثریت ہے اس لئے ان کا نشانہ اس برصغیر میں بطور خاص احناف ہی ہیں اور احناف کے خلاف ان کی دریدہ دہنی بدزبانی اور تبرا اخلاق وشرافت کی آخری حد کو پار کر چکا ہے۔

غیر مقلدوں کی کتابوں میں احناف اور فقہ حنفی کے خلاف جو زہر اگلا جا رہا ہے اور جس قسم کی سڑی گالیوں سے فقہ حنفی اور امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ کی تواضع کی جاتی ہے ان کے نمونے اس قسم کے آپ کو ملیں گے۔ جس کو پڑھ کر بازاری عورتیں بھی سکتہ میں آ جائینگی۔ بطور نمونہ چند گالیاں' جناب ابو الاقبال سلفی کی کتاب "مذہب حنفی کا مذہب اسلام سے اختلاف" سے نقل ہیں ملاحظہ ہو۔

اور اسی طرح ہمارے مذہب اسلام کا مقابلہ مذہب حنفی کیسے کر سکتا ہے قرآن وحدیث کا مقابلہ فقہ حنفی کیا کر سکتا ہے جو ایک قسم کا کوک شاشتر ہے بے شمار گندگیوں کا مجموعہ ہے مختلف خیال لوگوں کی گپ شپ کا ایک پلندہ ہے متضاد خیالات کا ایک چوں' چوں کا مربہ ہے۔(ص ۸)

یہ بد قسمتی حنفیوں ہی کو مبارک ہو کہ اسلام جیسا کامل ومکمل دین ان کو کافی نہیں بلکہ اس کو وہ ناقص سمجھ کر مذہب حنفی کے نام سے ایک نیا دین انھوں نے جاری کیا ہے جو باقاعدہ اسلام سے علحدہ ایک پوری شریعت ہے۔(ص ۵)

یہ تمہارا مذہب سراسر قرآن وحدیث کے خلاف ہے اسلامی تعلیمات کے خلاف ہے ان تمام گندگیوں کو چھوڑ دو اور فقہ کی گندی کتابوں کو چھوڑ دو۔(ص ۱۷)

یہودی وہ قوم ہے جو اسلام کی دشمن اور قرآن وحدیث کی دشمن ہے یہ حنفی اسی سانچے میں فٹ ہوتے ہیں ان کو حدیث رسول سے چڑھ ہے قرآن سے دشمنی ہے محمدی نام سے چڑھ ہے حنفی نام سے محبت ہے جو امام ابو حنیفہ کی بیٹی حنیفہ کی نسبت ہے۔(ص ۱۹)

یہ تو حنفی' یہودیوں کی فطرت ہے جو قرآن کی آیتوں میں تحریف کرتے ہیں اضافے کرتے ہیں اور انکار کرتے ہیں۔(ص ۲۰)

لیکن چونکہ ان کا مذہب حنفی ہے ان کا رب ابو حنیفہ ہے ان کے نبی علمائے احناف ہیں یہ صرف انھیں کا کلمہ مانیں گے اللہ اور رسول کا حکم نہیں مانیں گے۔ ہاں حنفیوں کے رب ابو حنیفہ اور ان کے نبیوں علمائے احناف نے شریعت حنیفہ کی طرف سے حکم دیا ہے۔ (ص ۲۵)

لیکن چونکہ ان کا رب ابو حنیفہ ہے اور ان کے نبی علمائے احناف ہیں اس لئے یہ ان کی بتائی ہوئی نماز پڑھتے ہیں۔ حنفیہ عورتوں کو حکم دیتے ہیں کہ وہ کتوں کی طرح ہاتھوں کو زمین پر بچھا کر سجدہ کریں۔(ص ۲۴)

رسول اللہ ﷺ کے بتائے ہوئے اس طریقہ پر نماز نہیں پڑھتے کیونکہ ان کا مذہب اسلام نہیں حنفی ہے ان کا رب اللہ نہیں ابو حنیفہ ہے اور ان کے نبی حضرت محمد ﷺ نہیں بلکہ علمائے احناف ہیں۔(ص ۲۶)

حنفیہ ان تمام حدیثوں کو نہیں مانتے آخر سوال یہ ہے کہ کیوں نہیں مانتے؟ صرف اس لیے نہیں مانتے کہ ان کے رب ابو حنیفہ نے اس کا حکم نہیں دیا۔(ص ۲۵)

مذہب حنفی میں شریعت سازی کا حق امام ابو حنیفہ اور علمائے احناف کو ہے یہ ہے فرق اسلام اور مذہب حنفی میں جب کہ حنفی مذہب بالکل علحدہ مذہب ہے۔(ص ۳۲)

حنفی مذہب کی بنیاد ساری کی ساری من گھڑت ضعیف اور جھوٹی بے بنیاد

حدیثوں پر ہے۔ (ص ۴۰)

حنفی منافق ہیں حنفی مذہب کی نماز کیا ہے ایک مذاق ہے۔ (ص ۴۵)

حنفیہ حضرات بظاہر تو کلمہ لاالہ الااللہ اور محمد رسول اللہ پڑھتے ہیں لیکن عملاً ان کا کلمہ لاالہ الاابوحنیفہ وعلماء الاحناف اربابا من دون اللہ ہے۔ (ص ۷۹)

یہ ہیں صرف ایک کتاب 'مذہب حنفی کا اسلام سے اختلاف' سے چند نمونے۔ اسی سے آپ اندازہ لگالیں کہ اہلحدیث کے کیمپوں میں کس طرح تربیت ہو رہی ہے اور دین ودعوت کے اشاعت کے نام پر غیر مقلدین کے مدرسوں اور مرکزوں میں جو کام ہو رہا ہے اس کی نوعیت کیا ہے ان کے مدراس اور اداروں سے جو لوگ پڑھ پڑھ کر نکل رہے ہیں ان کی فکر ان کا مزاج کس سانچے میں ڈھل رہا ہے ان کے ذہن اور دماغ میں جو زہر گھولا جا رہا ہے وہ امت مسلمہ کے لئے کتنا قاتل ہے اور دین وشریعت کے لئے کتنا مہلک ہے۔

صحابہ کرام کے بارے میں جب اہلحدیث بدزبان اور گستاخ ہیں تو وہ اگر حضرت امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ کو سب وشتم کرے تو جائے تعجب نہیں چنانچہ یہ حکیم فیض عالم 'سیدنا امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ کے بارے میں لکھتے ہیں۔

امام ابوحنیفہ کے فرضی اور مزعومہ فضائل کی داستانیں شیعت کے مزعومہ ائمہ سے بھی کئی گنا زیادہ ہیں۔ (اختلاف امت کا المیہ ص ۴۷)

اور فقہ حنفی کے متعلق حکیم موصوف اپنی اسی کتاب میں لکھتے ہیں

لہوالحدیث (دل بہلانے والی باطل توتوں) کا مجموعہ دنیا میں پھیلے ہوئے مسلمانوں کے ایک حصہ کو گمراہ کرنے کا موجب بن رہا ہے۔ (ص ۹۴)

تعجب ہے کہ جس دین میں نبی کی رائے حجت نہ ہو اس دین والے ایک امتی کی رائے کو اصل اور حجت سمجھنے لگے (مرزائی محمدی ص ۳۰)

صرف اہلسنت نشانہ کیوں؟

غور طلب بات یہ ہے اہل حدیث اسلامی فرقوں میں صرف اہل سنت اور بالخصوص احناف کے مخالف کیوں ہیں؟ تو اس کا واحد سبب یہ ہے کہ اہلسنت وجماعت نے چونکہ غیر مقلدوں کا عملی سطح پر ناطقہ بند کر رکھا ہے اس وجہ سے ہندوپاک کے تمام غیر مقلدین کو اہلسنت وجماعت سے بطور خاص دشمنی ونفرت ہے اور ان کے پاس عملی جواب نہیں ہے ہر لحاظ سے یہ لوگ بنام احناف کو گالیاں اور اہلسنت وجماعت کو کافر مشرک بدعتی وغیرہ سب کچھ کہہ ڈالتے ہیں فرقہ غیر مقلدین نے اس وقت ہندوپاک میں اپنی شر پسندی اسلاف بیزاری صحابہ کرام اور ائمہ فقہ وحدیث اور جمہور علمائے اسلام کے خلاف طعن وتشنیع بدزبانی اور شیعوں کے انداز میں تبرابازی میں خاص شہرت حاصل کرلی ہے اہلحدیث فرقہ جاہلوں کو مسلسل یہ باور کرانے کی کوشش میں لگا ہوا ہے کہ یہی فرقہ تنہا کتاب وسنت پر عمل کرنے والا ہے اور اس کے سارے مسائل کتاب وسنت سے ماخوذ ہیں اور یہ کہ صحیح حدیث اس کیلئے آنکھ کا سرمہ ہے ہم نے ضروری سمجھا کہ ذرا ان کے مذہب کے مسائل کی کتابوں کا مطالعہ ان کے ان بلند وبانگ دعووں کی صداقت وحقانیت معلوم کی جائے۔

مسائل طہارت میں غیر مقلدین کا انحراف

اہل حدیث کی فقہ میں پیشاب پاخانہ پاک ہے

اہلحدیث کا مذہب ہے کہ پانی خواہ کم ہو یا زیادہ اس میں کسی طرح کی نجاست پڑنے سے پانی ناپاک نہیں ہوتا۔ خواہ وہ نجاست آدمی کا پیشاب پاخانہ ہو یا جانور کا یا شراب ہو یا سور کا گوشت یا اس کا خون ہو یا کتا کا لعاب ہو یا اس کے بدن کی کوئی نجاست ہو یا وہ نجاست بہتے ہوئے خون کی شکل میں ہو غرض نجاست کوئی بھی یا

جیسی بھی ہو پانی میں پڑنے سے پانی کی طہارت باقی رہتی ہے الا یہ کہ نجاست پڑنے سے پانی میں بو پیدا ہو جائے یا اس کا رنگ بدل جائے یا اس کے مزہ میں فرق پیدا ہو جائے۔ نواب صدیق حسن خان بھوپالی اپنی کتاب عرف الجاوی میں لکھتے ہیں۔

بارش دریا اور کنویں کا پانی پاک بھی ہے اور پاک کرنے والا بھی ہے یہ صرف اسی شکل میں ناپاک ہوتا ہے جبکہ اس میں نجاست پڑے اور اس کی بو مزہ یا رنگ میں فرق پڑ جائے اور قلتین والی حدیث جو بخاری و مسلم کی حدیث نہیں ہے اس کو لوگوں نے تاویل کی ہے اور راجح مذہب یہ ہے کہ قلیل اور کثیر مستعمل اور غیر مستعمل میں کوئی فرق نہیں ہے اور یہی تحقیقی مذہب ہے۔(عرف الجادی ص۹)

اہل حدیث کی فقہ

کتا کنویں میں گرنے سے پانی ناپاک نہیں

میاں نذیر حسین دہلوی غیر مقلد کسی نے سوال کیا کہ اس مسئلہ میں علماء دین کیا فرماتے ہیں کہ اگر کتا کنویں میں گر جائے تو کیا حکم ہے بیان کرو۔

الجواب۔ ایسے کنویں کا حکم یہ ہے کہ اگر کنویں میں کتا گرنے سے کنویں کے پانی کی رنگت تبدیل نہیں ہوتی بلکہ سفید ہے تو کتے گرے ہوئے والا کنواں پاک ہے۔

(فتاوی نذیریہ ج۱ مطبوعہ دہلی، فتاوی ثنائیہ ج۱ مطبوعہ لاہور)

اہل حدیث کا یہ مسئلہ احادیث نبوی اور فقہ حنفی کے خلاف ہے۔ کون حدیث پر عمل کرتے ہیں اور کون منکر ہیں ملاحظہ ہو۔

حدیث: حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ اگر تمہارے کسی برتن میں کتا منہ ڈال دے تو اس کو سات مرتبہ دھونا چاہیئے۔ (بخاری شریف)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت مسلم میں بایں الفاظ بھی ہے حضور ﷺ نے فرمایا تم میں سے کسی کے برتن میں اگر کتا منہ ڈال دے تو اس کی پاکی

یہ ہے کہ وہ پانی بہا دیا جائے اور پھر برتن کو سات بار دھوئے۔ بخاری و مسلم کی یہ بھی روایت ہے۔

حضور ﷺ نے فرمایا جب تم میں کا کوئی آدمی نیند سے جاگے تو برتن میں ہاتھ ڈالنے سے پہلے اس کو اپنا ہاتھ تین بار دھو لینا چاہئے اس لئے اس کو معلوم نہیں کہ نیند کی حالت میں اس کا ہاتھ بدن کے کس کس حصہ پر پڑا ہے۔

ان تمام احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ پانی کے نجس ہونے کیلئے یہ ضروری نہیں ہے کہ نجاست پڑنے کے بعد اس کا رنگ مزہ اور بو بدلے اور اگر پانی میں یہ تبدیلی نہ ہو تب بھی پانی ناپاک ہو جائے گا خواہ پانی کم ہو یا زیادہ۔ ہاں بہتے پانی کا حکم جدا ہے۔

امام نووی فرماتے ہیں ہمارا اور جمہور کا مذہب یہ ہے کہ پانی میں اگر نجاست پڑ جائے تو وہ پانی نجس ہو جائے گا خواہ وہ نجاست تھوڑی ہی کیوں نہ ہو اور خواہ اس سے پانی میں کسی قسم کا تغیر آیا ہو یا نہ آیا ہو۔(شرح مسلم)

حضور نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا

لایبولن احدکم فی الماء الدائم ثم یغسل فیه من الجنابة

تم میں کوئی شخص رکے ہوئے پانی میں ہرگز پیشاب نہ کرے اور پھر یہ ہو کہ وہ جنابت سے پاکی حاصل کرنے کے لئے اس پانی سے غسل بھی کرے۔

غرض غیر مقلدین کا یہ مذہب نہ احادیث صحیحہ کے مطابق ہے اور نہ جمہور کے مسلک کی رو سے صحیح ہے۔

اگر پانی تھوڑا یا زیادہ نجاست پڑنے سے نجس نہ ہوتا تو شریعت میں ٹھہرے ہوئے پانی میں جنابت کا غسل کرنے یا پیشاب کرنے سے منع کیوں کیا جاتا۔؟

مذہب اہلحدیث میں آدمی کا پیشاب پاخانہ پاک ہے!

اہلحدیث کا مذہب یہ ہے کہ آدمی کا پیشاب پاخانہ اصلاً ناپاک نہیں ہیں بلکہ ان کی ناپاکی کا حکم دینی ضرورت کی وجہ سے ہے چنانچہ اہل حدیث کے مفتی نواب

صدیق حسن بھوپالی لکھتے ہیں۔

آدمی کے پیشاب پاخانہ کی نجاست کا حکم دینی ضرورت کی وجہ سے ہے۔ ورنہ وہ اصلاً پاک ہیں۔(عرف الجادی ص ۱۰)

اہلحدیث کا یہ مذہب جمہور کے مسلک کے خلاف ہے اور بلا دلیل ہے نیز ان احادیث کے بھی خلاف ہے جس میں پیشاب سے بچنے کا تاکیدی حکم ہے۔ اور پیشاب سے احتیاط نہ کرنے والے پر عذاب قبر کا ذکر ہے۔

مذہب اہلحدیث میں نجاست عینیہ وحقیقیہ کا کوئی تصور ہی نہیں ہے۔

مذہب اہلحدیث میں کتے کا پیشاب پاک ہے

وحید الزماں خاں لکھتے ہیں کہ "کتوں کا پیشاب نجس نہیں ہے" (ہدیۃ المہدی ۷۸)

مجامعت سے پہلے مذہب اہلحدیث میں غسل ضروری!

جماعت اہلحدیث کا مذہب ہے کہ بیوی سے ہم بستر ہونے سے پہلے غسل کرنا سنت ہے۔ نواب بھوپالی لکھتے ہیں۔

مجامعت (بیوی سے ہم بستر ہونے) کیلئے غسل کرنا سنت ہے۔(عرف الجادی ص ۴)

اب تو غیر مقلدین ہی بتلائیں گے کہ اس سنت پر ان کا کتنا عمل ہے جہاں تک ہمیں علم ہے وہ یہ کہ کوئی بھی غیر مقلد اس سنت پر فی زمانہ عامل نہیں ہے اور اجتماعی طریقہ پر غیر مقلدوں نے اس سنت کو چھوڑ رکھا ہے۔ لہذا تارک سنت ظاہر ہے کہ بدعتی ہوتا ہے اور بدعتی گمراہ ہوتا ہے اور گمراہ کا ٹھکانا جہنم ہے اب آپ ہی فیصلہ کریں کہ خان بھوپالی کے اس ارشاد کی روشنی میں غیر مقلدوں کا ٹھکانا کہاں ہے غیر مقلدین اتنے گندے ہیں کہ مجامعت کے بعد بھی غسل نہیں کرتے حالت روزہ میں بھی مجامعت کرتے ہیں۔ نہ ہی ان کا روزہ ٹوٹتا ہے اور نہ ہی ان پر غسل ضروری ہوتا ہے۔

اہل حدیث کی فقہ

جماع سے روزہ نہیں ٹوٹتا!

غیر مقلدین کا مذہب ہے کہ اگر روزہ دار اپنی عورت سے فرج کے علاوہ میں یا دبر میں جماع کرے اور منی نہ نکلے تو اس سے اس کا روزہ نہیں ٹوٹے گا۔

کنزالحقائق میں ہے او جامع امرئته فیادون الفرج اوالدبر۔

یعنی اگر کسی نے اپنی عورت سے شرم گاہ کے علاوہ میں یا دبر کے مقام میں جماع کرے تو اس کا روزہ نہیں ٹوٹے گا۔(کنزالحقائق ص ۴۷)

اس سے معلوم ہوا کہ غیر مقلدوں کے یہاں عورتوں سے دبر کے مقام میں جماع کیا جاسکتا ہے۔ حالت روزے میں مجامعت بھی کرلیں تو روزہ نہیں ٹوٹے گا۔

جانوروں کا پیشاب مذہب اہلحدیث میں پاک ہے!

جماعت اہلحدیث کے نزدیک جن جانوروں کا گوشت کھایا جاتا ہے ان کا پیشاب پاک ہے عبدالرحمٰن مبارکپوری لکھتے ہیں۔

وعندی القول الظاھر قول من قال بطھارة بول مایوکل لحمه ۔

(تحفۃ ج ا ص ۷۸)

یعنی میرے نزدیک انھیں کی بات قوی ہے جو لوگ ان جانوروں کے پیشاب پاک ہونے کے قائل ہیں جن کا گوشت کھایا جاتا ہے۔

غیر مقلدین کا یہ مذہب جمہور کے مذہب کے خلاف ہے خود عبدالرحمٰن مبارکپوری لکھتے ہیں امام شافعی اور جمہور کا قول یہ ہے کہ تمام جانوروں کا پیشاب اور گوبر خواہ ان کا گوشت کھایا جاتا ہو یا نہ کھایا جاتا ہو ناپاک ہے (تحفۃ ج ا ص ۷۸)

لیکن غیر مقلدوں نے جمہور اور اسلاف کے مذہب سے ہٹ کر کھانے والے جانوروں کے پیشاب کی پاکی کا قول اختیار کیا ہے۔

مذہب اہلحدیث میں نجاست کی پاکی کا فلسفہ

جماعت اہلحدیث کا مذہب ہے کہ اگر نجس چیز میں ایسی تبدیلی پیدا ہو جائے کہ اس کی حالت اور اس کا نام بدل جائے تو وہ پاک ہے اور اس کا کھانا اور استعمال کرنا جائز ہے نواب صدیق حسن خاں بھوپالی لکھتے ہیں۔

اگر کوئی یہ دعویٰ کرتا ہے کہ نجس چیز کی نجاست نام اور صفت کے ختم ہو جانے کے باوجود باقی رہتی ہے تو اس کو دلیل پیش کرنی چاہئے۔ (عرف الجادی ص ۲۳)

خاں صاحب بھوپالی کی اس عبارت کا حاصل یہ ہے کہ اگر شراب کی حالت بدل جائے اور اس کا کوئی اور نام رکھ دیا جائے تو اب شراب کا پینا اس نام اور اس صفت کے ساتھ جائز ہوگا اور شراب بایں صورت موجودہ نجس نہ رہے گی اسی طرح سور کا گوشت سور کی چربی کتا کا گوشت اس کا لعاب آدمی کا پیشاب پاخانہ وغیرہ جتنی بھی نجاستیں اور غلاظتیں ہیں اگر اس کا نام بدل جائے اور ان کی حالت میں تغیر پیدا ہو جائے تو ان کا کھانا پینا حلال ہے۔

مذہب اہلحدیث میں نجس چیز پر ناپاکی کا اثر نہ ہو تو پاک ہے!

اہلحدیث کا مذہب ہے کہ اگر کوئی ناپاک اور نجس چیز ایسی ہے کہ ناپاکی کا اثر اس پر نمایاں نہیں ہے یعنی نجاست کا رنگ یا اس کی بو یا اس کی تری محسوس نہیں ہوتی ہے تو اس پر نماز پڑھی جا سکتی ہے نواب وحید الزماں لکھتے ہیں۔

والصلوٰة علیٰ نجس لم یظهر علیه لونه وریحه ورطوبته

(کنز الحقائق ص ۲۷)

یعنی ایسی نجس چیز پر بھی نماز پڑھی جا سکتی ہے جس پر نجاست کا رنگ یا اس کی بو یا اس کی تری ظاہر نہ ہو۔

غیر مقلدین کا یہ مذہب تمام امت کے خلاف ہے اسلئے کہ نجس چیز پر یہ جان

کر کے یہ چیز نجس ہے۔ نماز پڑھنا کسی کے مذہب میں بھی جائز نہیں۔

بدن کا پاک ہونا کپڑوں کا پاک ہونا اور نماز کی جگہ کا پاک ہونا نماز کی صحت کے لئے شرط ہے۔

فقہ اہل حدیث میں منی پاک ہے!

نواب صدیق حسن بھوپالی نے لکھا ہے

در نجاست منی آدمی دلیلی نیامده۔

آدمی کی منی کے ناپاک ہونے پر کوئی دلیل نہیں آئی۔ (بدور الاہلہ ص ۱۵)

منی ہر چند پاک است۔ (عرف الجادی فارسی ص ۱۰)

نواب صدیق حسن بھوپالی نے لکھا ہے۔

الحق ان الاصل الطهارة۔ حق بات یہ ہے کہ منی کی اصل پاک ہے۔

(الروضۃ الندیہ ص ۱۳ ج ۱)

مولوی ابوالحسن غیر مقلد لکھتے ہیں کہ۔

لیکن صحیح قول یہی ہے کہ منی پاک ہے (اس کے بعد لکھتے ہیں کہ)

اور صواب یہ ہے کہ دونوں کی منی پاک ہے۔ (یعنی مرد و عورت کی)

عورت کی شرمگاہ کی رطوبت بھی پاک ہے۔ (فقہ محمدیہ کلاں ص ۴۱)

جب بچہ عورت کی فرج سے باہر نکلے اور اسپر فرج کی رطوبت ہو تو وہ بھی پاک ہے۔ (فقہ محمدیہ ص ۲۳)

غیر مقلدین کے مذہب میں منی خون شرم گاہ کی رطوبت شراب سب پاک ہیں اور سور کے علاوہ تمام حیوانات کا پیشاب بھی پاک ہے۔ نواب وحید الزمان صاحب لکھتے ہیں۔

والمنی طاهر وكذلك الدم غير دم الحيض ورطوبة الفرج والخمر وبول الحيوانات غير الخنزير۔ (کنز الحقائق ص ۱۲)

یعنی منی پاک ہے اسی طرح حیض کے خون کے علاوہ اور خون پاک ہے نیز شرم گاہ کی رطوبت اور شراب بھی پاک ہے اور سور کے علاوہ تمام جانوروں کا پیشاب بھی پاک ہے۔

یہ ہے غیر مقلدین کا مذہب عام جمہور مسلمین کا اس مذہب سے کوئی تعلق نہیں غیر مقلدین ان چیزوں کے پاک ہونے کی دلیل کتاب وسنت سے پیش کریں؟

درست یہ ہے کہ منی ناپاک و نجس ہے اور اس کی نجاست کا ازالہ احادیث میں غسل سے یا کھرچنے سے یا رگڑنے سے ہوگا۔

غیر مقلدین منی کے پاک ہونے کے قائل ہیں ظاہر ہے جب کوئی چیز پاک ہوتی ہے تو اس کو کھایا بھی جاسکتا ہے اس بارے میں ان کے مولوی محمد ابوالحسن نے لکھا ہے کہ (مرد و عورت) دونوں کی منی پاک ہے اور جب کہ منی پاک ہے تو آیا اس کا کھانا بھی جائز ہے یا نہیں۔ اس میں دو قول ہیں۔ (فقہ محمدیہ کلاں ص ۴۱)

(جس سے واضح ہے کہ بعض بدمذہب وہابی منی کھانا جائز سمجھتے ہیں)

ناپاک کے نصیب میں ناپاکی ہی ہوتی ہے اللہ تعالیٰ نے دراصل ان غیر مقلدوں کو یہ سزا دی ہے کہ وہ متبرک کھانا جس پر قرآن شریف درود شریف کلمہ شریف پڑھا گیا ہو وہ کھانا ان کو نصیب نہ ہو کیونکہ ان وہابیوں کے نزدیک یہ متبرک کھانا حرام ہے۔

حیض کی کوئی مدت نہیں!

وہابیوں کے مجتہد قاضی شوکانی نے لکھا ہے کہ

لمرياء ت فی تقدیر اقله واکثر ہ

حیض کی کم اور زیادہ دونوں کی کوئی مدت نہیں۔ (الدرر البہیہ ص ۶ ھدیۃ المہدی ص ۵۰ ج ۳)

حیض کی مدت نہیں۔ (اہلحدیث امرتسر ص ۱۳، ۱۹ اپریل ۱۹۳۰ء)

اہل حدیث وہابی اکابر کا یہ مسئلہ بھی حدیث نبوی کے خلاف ہے۔

دار قطنی میں حدیث شریف ہے کہ حضرت ابوامامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول پاک ﷺ نے فرمایا۔

اقل الحیض الجاریة البکر والشیب الثلاث واکثر ہ مایکون عشرة ایام فاذازاد فهی استحاضة۔

ہر ایک عورت کے حیض کی تھوڑی مدت تین دن ہے اور زیادہ مدت اس کی دس دن ہے جو اس سے زیادہ ہو وہ استحاضہ ہے۔

سنن دارمی میں حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ

الحیض عشرة فمازادفهی مستحاضة۔ (سنن دارمی مطبوعہ مصر)

امام سیوطی علیہ الرحمۃ نے طبرانی شریف کے حوالہ سے حدیث نقل فرمائی ہے کہ۔ اقل الحیض ثلاث واکثره عشرة۔ (جامع صغیر ص ۵۳ ج ۱)

غرض غیر مقلدین نے جو یہ مذہب بنایا ہے کہ حیض کی کوئی مدت ہی نہیں نہ کم کی نہ زیادہ کی یہ ان کا اپنا اجتہاد ہے جو امت کے جماعی مذہب کے خلاف ہے اب یا تو غیر مقلدین یہ کہیں کہ کتاب وسنت کی روشنی صرف انھیں کو حاصل ہے بقیہ سلف اور ائمہ اسلام بالکل تاریکی میں ہیں۔ یا پھر اقرار کریں کہ ان کا مذہب شاذ ہے اور سلف وخلف کے خلاف ہے۔

عدت کے مسائل

اہلحدیث کے مذہب میں عدت اور مدت کا کوئی تصور نہیں ہے ان کا نہ ہی وضو ناقص ہوتا ہے اور نہ ہی غسل واجب ہوتا ہے حالت نجاست میں نماز ادا کرنے سے ان کی نماز بھی ادا ہو جاتی ہے اور حالت روزہ میں بیوی سے مجامعت بھی کی جائے اور انزال نہ ہو تو روزہ بھی نہیں ٹوٹتا حیض و نفاس کی مذہب اہلحدیث میں کوئی

مدت مقرر نہیں ہے لہذا اس دوران جنسی قربت بھی ممکن ہے۔ بیوی کو ایک مجلس میں تین مرتبہ بھی طلاق دی جائے تو نہ ہی طلاق واقع ہوتی ہے اور نہ ہی نکاح ٹوٹتا ہے۔

بہر حال اس مذہب میں ہر حال میں زندگی گذرتے رہتی ہے اور اولاد پیدا ہوتے رہتی ہے اور یہی اولاد جنم لے کر متبرک محافل' اعمال اور غذاوں کو حرام قرار دیتی ہے کہ جشن میلا دالنبی ﷺ حرام! شب معراج کی خوشی حرام! شب برات میں توبہ واستغفار اور زیارت قبور حرام! فاتحہ وایصال ثواب حرام! جن کھانوں پر قرآن مجید درود شریف اور کلمہ طیبہ پڑھا جائے وہ سب کھانے حرام!

پاکی کا عجیب تصور!

اہلحدیث کے مذہب میں گیہوں یا چنا اور اسی طرح دوسرے غلے اگر پیشاب میں پڑے رہیں اور پیشاب سے وہ پھول بھی جائیں پھر اس کو پانی میں ڈبو دیا جائے اور خشک کر لیا جائے تو وہ پاک ہوگا۔

ولوانتفخت الحنطة من بول الانسان اورالحمص اونحوه وتنقى فى الصاء وتجفف فتطهر۔(نزل الابرار ص ۵۰)

خون پیپ اور قے پاک ہے!

غیر مقلدین کا مذہب ہے کہ بہتا ہوا خون' پیپ اور قے یہ سب پاک ہے نواب وحید الزماں خاں اپنی کتاب نزل الابرار میں لکھتے ہیں۔

والدم ولوكان مسفوحا والقيح والصديدوالقيئى لادليل على نجاستها غيردم الحيض فانه نجس كمامر۔(نزل الابرار ص ۵۵)

خون اگرچہ بہا ہوا ہو پیپ اور قے یہ سب پاک ہے اور ان کی نجاست پر کوئی دلیل نہیں ہے۔

شرابی کا جھوٹا پاک ہے!

اہلحدیث غیر مقلدوں کا مذہب ہے کہ شراب پینے والے کا جھوٹا پاک ہے اگرچہ شراب پینے کے معاً بعد ہی کا وہ جھوٹا ہو۔

وسورشارب الغمرطاطر سواء كان فورشربه الغمراوبعده لان الصحيح طهارة الخمروكذاسورالجلالة وعرقها۔(نزل الابرار ص ۳۱)

یعنی شراب پینے والے کا جھوٹا پاک ہے خواہ شراب پینے کے فوراً ہی بعد کا وہ جھوٹا ہو یا اس کے بعد کا اس لئے کہ صحیح مذہب (غیر مقلدوں کا) یہ ہے کہ شراب پاک ہے اسی طرح گندگی کھانے والے جانوروں کا جھوٹا اور ان کا پسینہ بھی پاک ہے۔

نجاست سے رنگا گیا کپڑا پاک ہے

اہلحدیث کا مذہب ہے کہ اگر کپڑے کا سوت نجاست میں رنگا جائے تو وہ پاک ہے۔

والثياب التى يصبغ غزلها بالنجاسة طاهرة اذا جلبت من بلاد اخرى ۔(نزل الابرار)

یعنی وہ کپڑے جن کا دھاگا نجاست سے رنگا گیا ہو وہ پاک ہیں بشرطیکہ ان کو باہر سے (دوسرے ممالک) سے منگایا گیا ہو۔

کنویں میں نجاست' خون اور مسائل پاکی

غیر مقلدوں کا مذہب ہے کہ کنواں خواہ کتنا ہی چھوٹا ہو اور اس میں پانی خواہ کتنا ہی کم ہو اس میں کسی طرح کی نجاست پڑنے سے وہ نجس نہیں ہوتا۔ اسی طرح اگر اس میں خون والا جانور یا بلا خون والا جانور گر جائے اور پھول پھٹ جائے تو اس کنویں کا پانی پاک ہے بشرطیکہ اس کے رنگ مزہ اور بو میں کوئی وصف نہ بدلے

ولايفسد ماء البير ولوكان صغيراوالماء فيه قليلا بوقوع

نجاسة اوموت حیوان دموی اوغیر دموی ولوانتفخ اوتفسخ فیه بشرط ان لایتغیر احد اوصافه والا یفسد (نزل الابرار ص۳۱)

چوہااور شراب کاسرکہ پاک ہے

غیر مقلدوں کا مذہب ہے کہ اگر چوہا شراب میں پڑجائے پھروہ شراب سرکہ بن جائے تو سرکہ پاک ہے۔ولووقعت(الفارة)فی الغمرثم تخلل فالغلل طاهر۔(نزل الابرار ص۵۴)

یعنی اگر چوہا شراب میں پڑجائے پھر وہ شراب سرکہ ہوجائے تو یہ سرکہ جائز ہے غیر مقلدوں کے یہاں اگر شراب سرکہ میں گرجائے اور پھر وہ سرکہ بن جائے تواس کا کھانا پینا جائز ہے۔(نزل الابرار ص۵۴)

غیر مقلدوں کا مذہب ہے کہ شراب سے بنی ہوئی خوشبودار پینے کی چیزیں پاک ہیں ان کا کھانا اور استعمال کرنا جائز ہے۔(نزل الابرار ص۵۰)

خنزیراور کتے کاجوٹھاپاک ہے!

نواب وحیدالزماں غیر مقلد لکھتے ہیں کہ۔

کتے اور خنزیر کے سواتمام جانوروں کاجوٹھاجمہور کے نزدیک ناپاک ہے مگر ہمارے اہلحدیث حضرات کاان سے اختلاف ہے۔ان کے نزدیک پاک ہے۔

"والحق عدم النجاسة "اورحق یہ ہے کہ ناپاک نہیں ہے(ہدیۃ المہدی ص۴۷ ج۳)

غیر مقلدین کامذہب ہے کہ کتے اور سور کا جھوٹا اور اس کا لعاب پاک ہے

واختلعوافی لعاب الکلب والغنزیر وسورهما والا رجع طهارته کمامر۔(نزل الابرار ص۴۹)

یعنی لوگوں کا اس میں اختلاف ہے کہ کتے اور سور کا جھوٹا اور ان کا لعاب پاک ہے یاناپاک اور راجح مذہب یہ ہے کہ وہ پاک ہے۔

کتے کا پیشاب پاخانہ پاک ہے

نزل الابرار میں ہے وکذالك فی بول الکلب وحزائه والحق انه لادلیل علی النجاسة۔

یعنی لوگوں کا اس میں بھی اختلاف ہے کہ کتے کا پیشاب اور پاخانہ پاک ہے یا ناپاک اور حق بات یہ ہے کہ ان کی نجاست پر کوئی دلیل نہیں ہے۔

خون خنزیراور شراب پاک ہے

نواب صدیق حسن بھوپالی لکھتے ہیں کہ

خون پاک ہے۔(بدور الاہلہ ص۱۸)

خنزیر کے ناپاک ہونے پر آیت سے استدلال کرنا صحیح نہیں۔بلکہ اس کے پاک ہونے پر دال ہے۔

شراب پاک ہے۔(بدورالاہلہ ص۱۵،عرف الجادی ص۷ ۲۳)

مسائل وضو

غیر مقلدین کے مذہب میں ناک میں پانی ڈالنا اور منہ میں پانی ڈال کر کلی کرنا بھی وضو کے فرائض میں سے ہے نواب وحیدالزماں لکھتے ہیں وضو میں نیت کرنا کلی کرنا اور ناک میں پانی ڈالنا فرض ہے۔

غیر مقلدوں کا یہ مذہب قرآن سے صریح معارضہ ہے اللہ تعالیٰ نے قرآن میں وضو کے فرائض صرف چار بتلائے ہیں آیت وضو یہ ہے۔

یاایهاالذین امنو ا اذا قمتم الی الصلوٰة فاغسلوا وجوهکم واید یکم الی المرافق وامسعوبرؤسکم وارجلکم الی الکعبین۔

ترجمہ:اے ایمان والوجب تم نماز کاارادہ کروتواپنا چہرہ دھولو اور اپنا ہاتھ کہنیوں سمیت دھوواور اپنے سر کا مسح کرواور ٹخنوں تک اپنا پاؤں دھوؤ۔

اس آیت سے معلوم ہوا کہ وضو میں فرض صرف چار چیز ہے چہرہ کا دھونا کہنیوں سمیت دونوں ہاتھ کا دھونا سر کا مسح اور ٹخنوں سمیت دونوں پاؤں کا دھونا وضو میں کلی کرنا اور ناک میں پانی ڈالنا سنت ہے۔

خون اور قے سے غیر مقلدوں کا وضو نہیں ٹوٹتا

غیرمقلدوں کے مذہب میں خون اور قے سے وضو نہیں ٹوٹتا نواب صدیق حسن خاں بھوپالی لکھتے ہیں کہ وضو خون اور قے سے (خواہ اس کی مقدار کتنی بھی ہو) نہیں ٹوٹتا۔ (عرف الجادی ص ۱۴)

غیر مقلدوں کا یہ مذہب بھی کتاب و سنت کے بالکل خلاف ہے اور جمہور مسلمین کے مذہب کے بھی خلاف ہے۔ قرآن میں واضح طریقہ سے "دم مسفوح" بہتے ہوئے خون کو نجس قرار دیا گیا ہے اس لئے یہ کہنا کہ خون سے وضو نہیں ٹوٹتا اللہ تعالیٰ کے فرمان کے مقابلہ میں اپنی بات کو منوانا ہے۔ اور قے کے سلسلہ کی اس حدیث کو ابوداود اور ترمذی نے نقل کیا ہے۔ ان النبی ﷺ قاء فتوضاء۔

حضور نبی کریم ﷺ کو قے ہوئی تو آپ نے وضو کیا (محدثین نے اس حدیث کو صحیح قرار دیا ہے) اور یہ حدیث بھی متعدد طرق سے مروی ہے۔

"اذاقلس احدکم فلیتوضا" تم میں سے جب کسی کو قے ہو تو وہ وضو کرے کتاب و سنت اور جمہور اہل اسلام تو قے اور خون کو نجس کہتے ہیں اور عام فقہاء کا مسلک یہی ہے کہ ان کے نکلنے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے۔

بلا وضو اور غسل قرآن مجید کا چھونا

غیر مقلدین کا مذہب ہے کہ قرآن کریم بلا وضو اور بلا غسل چھونا جائز ہے نواب بھوپالی لکھتے ہیں جس کا وضو یا غسل نہ ہو ایسے شخص کو بھی قرآن کریم کا چھونا جائز ہے۔ (عرف الجادی ص ۱۵)

یہ تو ہے غیر مقلدوں کا مذہب لیکن قرآن و حدیث میں اللہ اور رسول کا فرمان کیا ہے اور اس بارے میں جمہور امت کا مذہب کیا ہے؟ ملاحظہ ہو حدیث میں ہے۔

لایمس القرآن الا طاهر ۔ قرآن کو وہی ہاتھ لگائے جو کہ پاک ہو۔

لایمسه الا المطهرون ۔ قران مجید کو وہی ہاتھ لگائے جو باوضو اور پاک صاف ہوتے ہیں۔

بہر حال غیر مقلدوں کا جو بھی مذہب ہو مگر جمہور مسلمین کا یہی مذہب ہے کہ قرآن کو وہی ہاتھ لگائے گا جو حدث اصغر و حدث اکبر سے پاک صاف ہو یعنی نہ جس کو وضو کی حاجت ہو اور نہ غسل کی حاجت ہو۔

سجدہ تلاوت کیلئے وضو ضروری نہیں

غیر مقلدین کا مذہب یہ ہے کہ سجدہ تلاوت ادا کرنے کے لئے وضو ضروری نہیں ہے۔ نواب وحید الزماں لکھتے ہیں۔

سجدہ تلاوت بلا وضو بھی جائز ہے۔ (کنزالحقائق ص ۳۲)

اور "فتاویٰ نذیریہ" میں ہے اور مشرکین نے بھی بے وضو سجدہ پیغمبر ﷺ کے پیچھے کیا ہے چنانچہ بخاری میں ہے رسول اللہ ﷺ نے سورہ النجم میں سجدہ کیا اور آپ کے ساتھ تمام مسلمانوں اور مشرکوں اور جنوں اور انسانوں نے بھی سجدہ کیا۔

پس اس حدیث سے جواز سجدہ تلاوت بے وضو نیز ثابت ہوتا ہے۔

(فتاویٰ نذیریہ ص ۵۷۱)

اللہ اکبر۔ دیکھ رہے ہیں آپ غیر مقلدوں کا افلاس فکر بلکہ اللہ تعالیٰ کی مار اور پھٹکار کہ اب وہ دینی و شرعی مسائل میں مشرکوں کے عمل سے دلیل پکڑ رہے ہیں۔ کتاب و سنت سے اس مسئلہ میں وہ دلیل پیش کرنے سے عاجز ہیں تو ان کو مشرکین مکہ کا بلا وضو سجدہ کرنا یاد آرہا ہے اور صحابہ کے اقوال و افعال جن کے نزدیک حجت نہیں اب وہ مشرکوں کے عمل سے حجت پکڑ رہے ہیں۔

بہر حال غیر مقلدوں کا یہ مذہب کہ بلا وضو سجدہ تلاوت جائز ہے جمہور امت کے خلاف ہے۔

طواف بیت اللہ کیلئے وضو ضروری نہیں

غیر مقلدین کے مذہب میں طواف بیت اللہ کیلئے وضو ضروری نہیں ہے بلا وضو بھی طواف جائز ہے نواب صدیق حسن خاں بھوپالی لکھتے ہیں۔ طواف کیلئے پہلے وضو بھی کیا جائے یہ ثابت نہیں ہے۔(عرف الجادی ص۹۷)

غیر مقلدین کا یہی وہ مذہب ہے جو تمام ائمہ فقہ کے مذہب کے خلاف ہے جمہور علماء اسلام کے نزدیک طواف کرنے کے لئے حدث اصغر واکبر سے پاکی شرط ہے اس لئے اگر بلا وضو اور بلا غسل طواف کرلے گا تو اس کا طواف نہ ہوگا۔

ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ جب مکہ مکرمہ میں داخل ہوئے تو سب سے پہلے آپ نے وضو کیا اور بیت اللہ کا طواف کیا۔(بخاری مسلم)

حدیث شریف میں آیا ہے کہ بیت اللہ کا طواف نماز ہی کی طرح عبادت ہے مگر ہاں تم لوگ طواف میں بات بھی کرلیتے ہو (جبکہ نماز میں بات کرنا حرام ہے) پس جو بات کرے تو خیر کی بات کرے۔

ایک دوسری صحیح حدیث میں ہے۔ الطواف بالبیت صلوٰۃ یعنی بیت اللہ کا طواف نماز ہے (پس جس طرح نماز کے لئے پاکی اور طہارت ضروری ہے طواف کے لئے بھی ضروری ہوگی) اس حدیث کو ابن خزیمہ اور ابن حبان کے علاوہ دیگر محدثین نے صحیح بتلایا ہے۔

فقہ اہل حدیث اور مسائل نماز

نماز تراویح اور مذہب اہلحدیث

اہلحدیث کا مذہب ہے کہ تراویح میں تعداد رکعت کوئی متعین عدد نہیں ہے۔ آجکل کے غیر مقلدین آٹھ رکعت تراویح پڑھتے ہیں جس کا وجود پہلے کبھی نہیں تھا۔ یہ غیر مقلدوں کی بہت بعد کی ایجاد یعنی بدعت ہے۔ نواب وحید الزماں خاں لکھتے ہیں۔

ولا يتعين له عدد معين۔ (کنز الحقائق ص۳۰)

غیر مقلدوں کا یہ مذہب جمہور کے خلاف ہے امت کا سواد اعظم بیس رکعت ہی تراویح کا قائل ہے۔

تراویح کی موجودہ صورت غیر مقلدین کے نزدیک سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کی ایجاد ہے نواب صدیق حسن خاں بھوپالی لکھتے ہیں کہ

جس طرح پر تراویح اس وقت رائج ہے حضور ﷺ کے زمانہ میں اس کا وجود نہیں تھا بلکہ یہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی ایجاد ہے حضرت عمر ہی نے ابی بن کعب کو امر فرمایا تھا کہ لوگوں کو اکٹھا کر کے نماز پڑھائیں۔

خاں صاحب بھوپالی بہت ہوشیاری سے یہ بتلانا چاہتے ہیں کہ تراویح کا موجودہ عمل بدعت ہے اور تمام امت آج اسی بدعت پر عامل ہے۔ جو عمل حضور ﷺ کے زمانہ میں نہ ہو غیر مقلدین کے نزدیک وہ سنت نہیں ہوتا جب سنت نہیں ہوتا تو ظاہر ہے کہ وہ بدعت ہی ہوگا اسی لئے غیر مقلدین کا یہ اصول بھی ہے کہ صحابہ کا عمل اور قول دین میں حجت نہیں۔ مسائل شرعیہ جن سے ثابت ہوتے ہیں صرف وہ دو چیز ہے ایک قرآن اور دوسری سنت رسول ایک غیر مقلد تو کھل کر لکھا کہ جو قرآن وحدیث میں ہے وہ دین ہے اور جو ان دونوں میں نہیں وہ دین کی بات نہیں۔(طریق محمدی ص۳۲)

صدیق حسن خاں بھوپالی لکھتے ہیں۔

مذہب اسلام میں دلائل شرعیہ صرف دو چیز میں منحصر ہیں ایک کتاب اللہ اور دوسری سنت رسول اللہ۔ (عرف الجادی ص ۳)

اور اسی بات کو نواب وحید الزماں نے بھی لکھا ہے اصول الشرع اثنا ن الکتاب والسنة۔ (ہدیۃ المہدی ص ۸۲)

شرعی اصول صرف دو ہیں کتاب اور سنت۔

تراویح کی موجودہ شکل چونکہ نہ کتاب اللہ سے ثابت ہے اور نہ سنت رسول سے اس وجہ سے وہ نہ سنت ہوگا اور نہ دین اور یہ بات کہ صحابہ کا قول و عمل حجت نہیں ہوتا ہے اس کا اقرار تقریباً سبھی اہلحدیث کو ہے مثلاً میاں نذیر حسین دہلوی لکھتے ہیں۔

افعال الصحابة رضى الله عنهم لاتنتهض لله حتجاج بها۔

(سیرت ثنائی ص ۹۶)

یعنی صحابہ کے افعال سے حجت قائم نہیں ہو سکتی ہے۔

صدیق حسن خاں بھوپالی لکھتے ہیں۔ قول صحابی حجت نباشد۔ (عرف الجادی ص ۳۸)

واقوال صحابہ حجت نیست یعنی صحابہ کے اقوال حجت نہیں ہیں۔ (عرف الجادی ص ۴۴)

رکوع اور رکعت کا مسئلہ

غیر مقلدوں کا مذہب ہے کہ اگر کسی نے امام کو حالت رکوع میں پایا تو اس کی یہ رکعت شمار نہ ہوگی اس لئے کہ اس سے سورہ فاتحہ چھوٹ گئی ہے۔ نواب صدیق حسن خاں بھوپالی لکھتے ہیں۔

حق یہ ہے کہ جس رکعت میں امام کے پیچھے سورہ فاتحہ نہ پڑھی گئی ہو (مثلاً کسی نے امام کو حالت رکوع میں پایا تو اس سے سورہ فاتحہ چھوٹ گئی) وہ رکعت قابل شمار نہیں اس وجہ سے کہ ہر رکعت میں سورہ فاتحہ کا پڑھنا فرض ہے۔ (عرف الجادی ص ۳۷)

غیر مقلدوں کا یہ مذہب جمہور امت اور سلف اور بہت سی احادیث کے خلاف ہے یعنی جس نے رکوع پالیا اس نے پوری رکعت پالی۔

اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت کے یہ الفاظ ہیں۔

قال سمعت رسول الله ﷺ يقول من ا درك الركوع فقد ادرك الركعة ۔

یعنی جس نے رکوع پالیا اس نے پوری رکعت پالی اور ابوداؤد کی روایت ہے:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا کہ آپ (ﷺ) فرمارہے تھے کہ جس نے نماز کا رکوع پالیا اس نے پوری نماز پالی۔

غیر مقلدین کا یہ مذہب کہ رکوع میں جو شریک ہوا اس کی یہ رکعت شمار نہ ہوگی غلط ہے اور اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ سورہ فاتحہ کا پڑھنا مقتدی کیلئے ضروری نہیں سورہ فاتحہ کی قرات اصلا اور "حقیقۃ" امام کو کرنی ہے مقتدی کے ذمہ صرف خاموش رہ کر امام کی قرأت کی طرف دھیان لگانا اور سننا ہے اس سلسلہ کی پوری بحث کتاب "جاء الحق" جلد دوم مصنفہ حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی اشرفی علیہ الرحمہ میں پڑھیں۔

نابالغ کی امامت

غیر مقلدین کا مذہب یہ ہے کہ نابالغ بچہ بالغ کی امامت کر سکتا ہے اور نفل فرض سب میں اس کی اقتداء میں کرنا صحیح و درست ہے۔ نواب صدیق حسن بھوپالی لکھتے ہیں۔

نابالغ کی امامت درست ہے اور امام ہونے کے لئے بالغ ہونے یا فاسق نہ ہونے کی کوئی دلیل نہیں ہے۔ (عرف الجادی ص ۳۷)

غیر مقلدوں کا یہ مذہب جمہور امت کے خلاف ہے۔

جمعہ کی سنتیں

غیر مقلدوں کا مذہب ہے کہ نماز جمعہ سے پہلے کوئی سنت نہیں ہے سوائے دو

رکعت تحیۃ المسجد کے اور جمعہ بعد چار رکعت سنت پڑھنی چاہیے۔ (عرف الجادی ص ۴۴)

غیر مقلدوں کا یہ مذہب احادیث کے خلاف ہے حضور نبی کریم ﷺ جمعہ سے پہلے چار رکعت سنت ادا کرتے تھے۔

عورت مرد کی امامت کرسکتی ہے

غیر مقلدوں کا مذہب ہے کہ عورت مرد کی امامت کرسکتی ہے۔ (عرف الجادی ص ۳۷)

غیر مقلدوں کا یہ مذہب جمہور کے مذہب کے خلاف ہے۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو منبر پر یہ کہتے سنا کہ ہر گز کوئی عورت کسی مرد کی امامت نہ کرے۔ (ابن ماجہ)

نیز بخاری و مسلم کی روایت ہے۔ لن یفلح قوم والوا امرھم امراۃ۔ وہ قوم کبھی فلاح نہیں پاسکتی جو اپنے معاملہ کا ذمہ دار عورت کو بنائے۔ نماز سے بڑھ کر کس مسلمان کا کوئی اور معاملہ کیا ہو سکتا ہے۔ غور فرمائیے کہ کتنی شدت کے ساتھ اس سے روکا جارہا ہے کہ کوئی عورت کسی مرد کے معاملہ کی ذمہ دار نہ ہو۔ عورت نہ مرد کی امامت کرسکتی ہے اور نہ مرد پر حکومت کرسکتی ہے عورت حکمرانی کرنے لگے تو وہ قوم فلاح سے محروم ہو جائے گی۔ اللہ کے رسول ﷺ کا یہ بھی ارشاد ہے۔ عورتوں کو آگے نہ کرو جب کہ اللہ نے ان کو آگے نہیں کیا ہے یعنی عورتوں کی نماز میں جگہ پچھلی صف ہے نہ کہ وہ مردوں سے آگے اور مصلیٰ پر ہوں۔

تنہا عورتوں کی مرد امامت کرسکتا ہے

غیر مقلدین کا مذہب ہے کہ تنہا عورتوں کی مرد امامت کرسکتا ہے۔ نواب صدیق حسن خاں بھوپالی لکھتے ہیں اس بات سے روکنا کہ مرد ان عورتوں کی امامت نہ کرے جن کے ساتھ مرد نہ ہوں اس کے عدم جواز پر ہمیں کوئی دلیل نہیں۔

(عرف الجادی ص ۳۷)

غیر مقلدین کا یہ مسئلہ بھی عام فقہاء کے قول کے خلاف ہے۔ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ آدمی اجنبی عورت کے ساتھ تنہا وقت نہ گزارے۔

زانیہ کی بنائی ہوئی مسجد میں نماز کا حکم

غیر مقلدوں کا مذہب ہے کہ زانیہ کی بنائی ہوئی مسجد کا حکم زمین مغضوب کا ہے اور زمین مغضوب میں نماز پڑھنا قول صحیح میں جائز ہے۔ (فتاویٰ نذیریہ ص ۳۷۳)

یہ بات کتاب و سنت کے خلاف ہے۔

غیر مقلدین کا مذہب ہے کہ زانیہ (بدکار پیشہ کرنے والی عورت) کی بنائی ہوئی مسجد کا حکم بھی عام مساجد کی طرح ہے اور اس میں نماز پڑھنا درست ہے۔ (فتاویٰ نذیریہ ۲۹۸)

غیر مقلدوں کا یہ مذہب اس حدیث کے خلاف ہے جس کا مفہوم یہ ہے کہ اللہ طیب ہے اور طیب ہی کو قبول کرتا ہے۔

کھلی شرمگاہ اور ناپاک کپڑے میں نماز

نواب صدیق حسن خان بھوپالی لکھتے ہیں۔

نمازی ناپاک بدن سے نماز پڑھے تو گنہگار ہوگا اور اس کی نماز باطل نہیں ہوگی۔

نماز میں چلنے سے نماز نہیں ٹوٹتی

غیر مقلدوں کا مذہب ہے نواب وحید الزماں خاں لکھتے ہیں اگر گھر میں کوئی نہ ہو اور ضرورت پڑے تو نماز میں چل کر دروازہ کھولا جاسکتا ہے اس چلنے سے نماز پڑھنے والے کی نماز میں کوئی فرق نہیں پڑے گا۔ (کنز الحقائق ص ۲۷)

یعنی اگر گھر میں دروازہ کھولنے والا کوئی نہ ہو تو چل کر نمازی دروازہ کھولے گا۔ تو اس سے اس کی نماز (خواہ فرض ہو یا نفل) میں کوئی فرق نہیں پڑے گا لیکن غیر مقلدین کا مذہب اس اطلاق کے ساتھ عام اہلسنت وجماعت کے مسلک کے خلاف ہے اس لئے کہ تمام ائمہ کے نزدیک عمل کثیر سے نماز باطل ہو جاتی ہے

خاص طور پر فرض نماز کے باطل ہونے پر تو سب کا اتفاق ہے۔

جنبی اور حائضہ عورت کا مسجد میں آنا جانا

نواب وحید الزماں خاں لکھتے ہیں جنبی ناپاک آدمی اور حائضہ عورت کو مسجد میں آنے جانے کی اجازت ہے وہاں ٹھہرنا نہ چاہئے۔(ہدیۃ المہدی ص ۵۷)

وحید الزماں خاں نے مزید یہ لکھا ہے۔

حائضہ عورتوں اور جنابت (ناپاکی) والے لوگوں کو قرآن پڑھنا جائز ہے۔

(ہدیۃ المہدی ص ۵۸)

جنبی اذان دے سکتا ہے

نواب صدیق حسن بھوپالی نے لکھا ہے۔

جنبی کا اذان پڑھنا جائز ہے اگرچہ طہارت افضل ہے۔(عرف الجادی ص ۲۴)

مولوی ابوالحسن غیر مقلد لکھتے ہیں کہ بعض اہل علم کہتے ہیں کہ بے وضو اذان کہنا مکروہ نہیں۔(فقہ محمدیہ ص ۹۷)

نماز میں لڑکے یا لڑکی یا کتے کو اٹھانا

نواب وحید الزماں خاں لکھتے ہیں۔ کتے کو اٹھا کر نماز پڑھنے سے نماز فاسد نہیں ہوتی۔(نزل الابرار ص ۳۰)

لڑکے اور لڑکی کا نماز میں اٹھانا درست ہے برابر ہے نماز فرض ہو یا نفلی اور اس طرح جائز ہے نماز میں اٹھانا ہر جانور پاک کا پرندے اور بکری کا۔(فقہ محمدیہ ص ۱۴۷)

بھوک پیاس والے پر روزہ فرض نہیں

غیر مقلدوں کا مذہب ہے کہ جس کو زیادہ بھوک پیاس لگے اس پر روزہ فرض نہیں ہے۔(عرف الجادی ص ۸۰)

جماعت اہلحدیث کا یہ مذہب بالکل نیا انکشاف ہے اور اس سلسلہ میں بس یہی کہا جا سکتا ہے کہ غیر مقلدیت کی وجہ سے آدمی قرآن کے انکار تک پہونچ جاتا ہے قرآن مجید کی نص ہے۔ یا ایها الذین امنوا کتب علیکم الصیام کماکتب علی الذین من قبلکم۔

اے مومنو تم پر روزہ رکھنا اسی طرح فرض ہے جیسا کہ ان لوگوں پر تھا جو تم سے پہلے تھے۔ نیز ارشاد ربانی ہے فمن شهدمنکم الشهرفلیصمه یعنی تم میں سے جو رمضان کا مہینہ پائے وہ روزہ رکھے۔ قرآن کے ان ارشادات کو دیکھئے اور پھر غیر مقلدوں کا یہ مذہب بھی دیکھیے کہ جس کو بھوک پیاس لگے اس کو روزہ نہیں رکھنا چاہے کیا ان کا یہ مذہب قرآن کا کھلا انکار نہیں ہے۔

تعجب ہے کہ اتنی اہم عبادت جو فرض اس کے بارے میں غیرمقلدوں نے اپنی رائے سے یہ فیصلہ کر لیا کہ جس کو بھوک پیاس لگے وہ روزہ نہ رکھے۔ اللہ اور رسول کے فرمان کے مقابلہ میں یہ جرأت اور دریدہ دلیری' دین وشریعت کے ساتھ ملحدوں کے سوا ایسا مذاق کون کر سکتا ہے؟

روزہ کا فدیہ واجب نہیں

جماعت اہلحدیث کا مذہب یہ ہے کہ جو روزہ رکھنے پر قادر نہ ہو اس کو روزہ کا فدیہ دنیا واجب نہیں ہے۔(عرف الجادی ص ۸)

غیر مقلدین کا یہ مذہب کہ جو روزہ پر قادر نہ ہو اس کو روزہ کا فدیہ دنیا واجب نہیں ہے ان کا یہ مسئلہ بھی کتاب وسنت آثار صحابہ اور مذہب ائمہ اربعہ اور سلف وخلف کے بالکل خلاف ہے یہ ان کی خودساختہ رائے ہے اور نری غیرمقلدیت کا اظہار ہے۔

حضرت امام مالک رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے روایت کیا ہے کہ ان کو یہ بات پہونچی ہے کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ جب بوڑھے ہوگئے تھے اور ان کو روزہ

رکھنے پر طاقت نہ تھی تو وہ فدیہ دیا کرتے تھے۔ اور مزید لکھتے ہیں۔

طبرانی اور بیہقی نے حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ اپنی وفات سے پہلے ایک سال کمزور ہو گئے تھے اور آپ نے روزہ نہیں رکھا تھا تو آپ نے اپنے گھر والوں کو حکم دیا کہ ہر دن کے بدلے ایک مسکین کو کھانا کھلائیں۔

بلا روزہ بھی اعتکاف درست ہے

غیر مقلدوں کا مذہب ہے کہ اعتکاف کرنے کے لے روزہ ضروری نہیں ہے بلکہ بلا روزہ بھی اعتکاف درست ہے۔ نواب صیدق حسن خان بھوپالی لکھتے ہیں۔ اس پر کوئی دلیل نہیں ہے کہ بلا روزہ اعتکاف صحیح نہیں ہے۔ پس حق یہی ہے کہ اعتکاف میں روزہ کی شرط نہیں ہے۔ (عرف الجادی ص ۸۳)

غیر مقلدین کا یہ مذہب جمہور کے خلاف ہے جمہور کا یہی مسلک ہے کہ اعتکاف بلا روزہ کے نہیں ہوتا امام اعظم ابو حنیفہ' امام مالک اور امام احمد بن حنبل کا ایک قول اور اکثر اہل مدینہ کا یہی مذہب ہے کہ اعتکاف واجب کیلئے روزہ شرط ہے۔

غیر مقلدین کو ہمیشہ اکثریت اور جمہور کے خلاف مذہب اختیار کرنے کی عادت ہے اور وجہ اس کی یہی ہے کہ صحابہ کرام کے ارشادات کی روشنی میں احادیث کا مطلب متعین کرنے کے بجائے غیر مقلدین خود' خود ساختہ صاحب اجتہاد ہوتے ہیں۔

ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں۔ لا اعتکاف الا بصوم۔ بلا روزہ کے اعتکاف نہیں۔

اموال تجارت میں زکوٰۃ نہیں

غیر مقلدین کے یہاں اموال تجارت میں زکوٰۃ نہیں ہے نواب صدیق حسن خاں بھوپالی لکھتے ہیں۔ اس پر کوئی دلیل نہیں ہے کہ تجارت کے مال میں زکوٰۃ

واجب ہو گی۔ (عرف الجادی ۶۵)

نواب وحید الزماں لکھتے ہیں۔ ان کے سوا سامانوں اور جواہرات میں زکوٰۃ نہیں اگرچہ تجارت کے لئے ہوں۔ (کنز ص ۴۵)

غیر مقلدین کا یہ مذہب کتاب و سنت سلف امت ائمہ فقہ و حدیث اور اجماع امت کے خلاف ہے حضرت ثمرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ ہمیں حکم دیتے تھے کہ ہم ان چیزوں کی زکوٰۃ دیں جو تجارت کے لئے ہوں۔

سامان تجارت نفع کیلئے ہوتا ہے جیسے سونا' چاندی' کپڑے وغیرہ اس لئے اس میں زکوٰۃ کیلئے سال بھر گزرنے کا اعتبار کیا گیا ہے ان میں زکوٰۃ واجب ہو گی۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے حضور نبی کریم ﷺ فرماتے ہیں جب تم نے اپنے مال (خواہ وہ مال کسی قسم کا ہو) کی زکوٰۃ ادا کر دی تو تم نے اپنے اوپر کا حق ادا کر دیا۔ (ترمذی)

بہر حال غیر مقلدین کا یہ مسئلہ بھی قرآن و حدیث اجماع امت اور سلف و خلف کے مذہب کے خلاف ہے اور ان کا یہ کہنا کہ سامان تجارت میں زکوٰۃ واجب ہونے کی کوئی دلیل نہیں ہے جھوٹ ہے اور ان کا فریب ہے۔

حج کرنے کیلئے زکوٰۃ دی جا سکتی ہے

غیر مقلدین کا مذہب ہے کہ کسی کو حج کرنے کیلئے زکوٰۃ دی جا سکتی ہے نواب وحید الزماں خاں کہتے ہیں حج کرنے والے کو زکوٰۃ دینی جائز ہے (کنز الحقائق ص ۴۶)

غیر مقلدین کا یہ مذہب بھی جمہور کے مذہب کے خلاف نیز کتاب و سنت کے خلاف ہے اللہ تعالیٰ نے صاحب استطاعت پر حج فرض کیا ہے اور جو مستطیع نہیں ہے اس پر حج فرض نہیں ہے۔

ماں باپ اور اولاد کو زکوٰۃ دی جا سکتی ہے

غیر مقلدوں کا مذہب ہے کہ ماں باپ اور سگی اولاد کو زکوٰۃ دی جا سکتی ہے

نواب حسن خاں بھوپالی لکھتے ہیں۔ عمومی و خصوصی دلائل اس پر ناطق ہیں کہ ماں باپ اور سگی اولاد کو زکوٰۃ دینی جائز ہے۔ (عرف الجادی ص ۷۲)

غیر مقلدین کا یہ مذہب بھی جمہور امت کے خلاف ہے۔ فرض صدقہ میں سے نہ ماں باپ اور دادا' دادی نانا' نانی وغیرہ کو دیا جاسکتا ہے اور نہ اپنے لڑکے پوتے پوتی پڑپوتے پوتی وغیرہ کو یہ امت کا اجماعی فیصلہ ہے۔

ایک بکری کی قربانی سب کے لئے

غیر مقلدوں کے نزدیک ایک بکری بہت سے لوگوں کی طرف سے قربانی میں کافی ہوگی اگرچہ سو آدمی ہی ایک مکان میں کیوں نہ ہوں۔ (بدور الاہلہ ۳۴۱)

نواب صدیق حسن خاں بھوپالی لکھتے ہیں۔

ایک بکری میں ایک یا تین سے زیادہ لوگ بھی شریک ہو سکتے ہیں اور سب کی طرف سے قربانی کا وجوب ساقط ہو جائے گا۔ (عرف الجادی ۴۳)

غیر مقلدوں کا یہ مذہب کتاب و سنت اجماع امت اور تمام سلف و خلف کے خلاف ہے۔

نکاح میں گواہ کی ضرورت نہیں

غیر مقلدین کا مذہب ہے کہ نکاح میں گواہ کی ضرورت نہیں ہے بلکہ بلا گواہ بھی نکاح درست ہے نواب صدیق حسن بھوپالی کہتے ہیں۔

ولا نکاح الا بولی وشاهدی عدل (نکاح بغیر ولی اور بغیر دو گواہ کی موجودگی کے درست نہیں ہے) ثابت ہو تو اس کی دلیل بنے گی کہ گواہ بنانا نکاح کے لئے شرائط میں سے ہے لیکن اس حدیث میں کلام ہے اس لئے یہ قابل استدلال نہیں۔ (عرف الجادی ص ۱۷)

ترمذی میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی یہ حدیث ہے۔

حضور ﷺ کا ارشاد ہے کہ وہ عورتیں زانیہ ہیں جو بلا شاہد خود نکاح کر لیتی ہیں صحیح حدیث ابن عباس رضی اللہ عنہ کی وہ ہے جس کے الفاظ یہ ہیں لا نکاح الا ببینه یعنی بلا شاہد نکاح درست نہیں۔

اس سے تو یہ ثابت ہوا کہ نکاح میں شاہد کا ہونا ضروری ہے۔ حضرت امام احمد بن حنبل علیہ الرحمہ کی مسند سے عمران بن حصین کی درج ذیل حدیث ہے

عن عمران بن حصين عن النبى ﷺ قال لانكاح الا بولى وشاهدى عدل ۔ حضرت عمران بن حصین نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا کہ بلا ولی اور دو گواہوں کی موجودگی کے نکاح درست نہیں ہے۔

جس بات پر صحابہ و تابعین اور امت کے اکثر اہل علم کا اتفاق ہے غیر مقلدین اس کے منکر ہیں۔

چار سے زیادہ شادیوں کی اجازت

جماعت اہلحدیث کا مذہب ہے نواب صدیق حسن خاں بھوپالی لکھتے ہیں

بیک وقت چار سے زیادہ شادی کی جاسکتی ہے۔ (عرف الجادی ص ۱۵)

غیر مقلدین کا یہ مذہب کتاب و سنت اجماع امت اور تمام سلف و خلف کے خلاف ہے نواب صدیق حسن خاں بھوپالی لکھتے ہیں۔

آیت کریمہ فانکحوا ماطاب لکم من النسآء مثنیٰ وثلث وربٰع (یعنی تم عورتوں میں سے (ایک کے علاوہ بھی) دو دو' تین تین' چار چار جو پسند ہو نکاح کرو کا مطلب محاورہ عرب اور ائمہ لغت کے مطابق یہ ہے کہ ایک بار میں دو دو' تین تین' اور چار چار عورتوں سے شادی کی سکتی ہے اس میں عورتوں کی مقدار سے کوئی تعرض نہیں ہے (کہ صرف چار عورتوں سے بیک وقت نکاح اور بیک وقت شادی کی جا سکتی ہے زیادہ سے نہیں)

اپنی اس بات کو کہ بیک وقت چار سے زیادہ شادی کرنی جائز ہے ثابت کرنے کے لئے یہ مزید ارشاد ہوتا ہے۔

رسول ﷺ کے نکاح میں نو عورتیں یا اس سے زیادہ بھی رہی ہیں۔ اس اجماع کے خلاف ہیں اور یہ دعویٰ کرنا کہ یہ آپ ﷺ کی خصوصیت تھی (کہ آپ کے نکاح میں بیک وقت چار سے زیادہ عورتیں تھیں) محتاج دلیل ہے اور پھر بڑے جوش میں نواب صدیق حسن خاں بھوپالی لکھتے ہیں۔

دیکھو تم حق بات ظاہر کرنے سے بچنا مت اور قیل وقال کے چکر میں مت پڑنا اور خاص طور پر تم کو تو ایسے موقع پر تو قطعا بزدلی کا اظہار نہ کرنا چاہئے جہاں بڑے بڑے لوگ بزدل بن جاتے ہیں۔ اس لئے کہ قیامت کے روز تم سے یہ سوال نہیں ہوگا کہ بندے کی پسند کیا تھی بلکہ یہ ہوگا کہ تمہارے معبود کی پسند کیا تھی۔

(عرف الجادی ص)

نواب صدیق حسن خان بھوپالی غیر مقلد کی یہ طول کلامی اور اجماع امت کے خلاف ان کی بے لگامی و تیز بیانی و تمسخر اور خواہ مخواہ کی یہ غیر مقلدانہ تعلیاں اس چور کا پتہ دیتی ہیں جو صدیق حسن خاں بھوپالی کے دل میں ہیں اور وہ چور یہ ہے کہ غیر مقلدوں کا یہ مذہب جس میں بیک وقت چار سے زیادہ بھی شادی کی جاسکتی ہے قرآن وحدیث اجماع امت اور صحابہ وتابعین، فقہاء ومحدثین بلکہ پوری جماعت اہل سنت کے مذہب کے خلاف ہے اور سوائے شیعوں خوارج یا ظاہر یہ اور غیر مقلدین کے اہلسنت وجماعت میں سے اس طرح کی شادیوں کا کوئی بھی قائل نہیں ہے کہ بیک وقت چار عورتوں سے زیادہ عورتیں نکاح جائے۔ اور یہ بات اتنی مشہور اتنی واضح اور اتنی عام ہے کہ اس پر کسی مزید دلیل کی ضرورت نہیں اہلسنت کا بچہ بچہ جانتا ہے کہ صحابہ سے لے کر آج تک پوری امت اسلامیہ کا یہ متفقہ مذہب ہے کہ بوقت واحد صرف چار عورتوں سے نکاح کسی مرد کے لئے وہ بھی

بشرط "عدل" جائز ہے چار سے زیادہ بیویوں کا جمع کرنا حرام اور باطل ہے اور چار میں بھی عدل نہ ہوسکے تو ایک ہی جائز ہے اس سے زیادہ نہیں۔ اور میں تو یہ کہتا ہوں کہ اس مسئلہ میں کہ عورتوں سے نکاح کرنے اور ان کو بیوی بنانے میں کسی تعداد کی قید نہیں ہے غیر مقلدین شیعوں اور خوارج سے بھی آگے ہیں اب اس لئے کہ شیعہ زیادہ سے زیادہ نو کے اور خوارج زیادہ سے زیادہ اٹھارہ کے قائل ہیں۔ غرض ان دونوں فرقوں کے یہاں بھی کسی نہ کسی درجہ میں بہر حال تحدید ہے مگر یہ شتر بے مہاری کہ نکاح میں کوئی تعداد ہی نہیں ہے محض غیر مقلدوں کا مذہب ہے۔

آپ نے دیکھا کہ عدم تقلید آدمی کو انانیت اور اباحت کے کس مقام پر پہونچا دیتی ہے کہ وہ خوارج اور شیعوں سے بھی آگے نکل جاتا ہے۔

غیر مقلدین ہوا میں گھوڑا دوڑاتے ہیں او فضا میں فائر کرتے ہیں انھوں نے اگر اجماع امت کے خلاف اور حدیث رسول کے بالمقابل مذہب اختیار کیا تھا تو اہلحدیث ہونے کے ناطے ان کو چاہئے تھا کہ وہ اپنے اس شاذ مذہب کو کتاب وسنت سے مستحکم کرتے مگر آپ دیکھ رہے ہیں کہ نواب صدیق حسن خاں بھوپالی نے دعویٰ تو اتنا بڑا کیا مگر دلیل ندارد سوائے لفاظی اور دھوکا دہی کے غیر مقلدین کی جھولی میں کچھ بھی نہیں۔

مذہب اہلحدیث میں بیٹی سے نکاح

نواب صدیق حسن خاں بھوپالی لکھتے ہیں۔

جو بیٹی اس کی ماں سے زنا کرنے سے پیدا ہوتی اس بیٹی کے ساتھ نکاح کرنے کی ممانعت کی کوئی وجہ نہیں ہے اس لیے کہ محرمات کا ذی محرم کے لیے حرام ہونا شرعی ہے شرعی بیٹی کی حرمت آئی ہے اور یہ شرعی بیٹی نہیں ہے تاکہ حکم الٰہی وبناتکم کے ماتحت آئے اور یہ ہم نہیں کہہ سکتے کہ بیٹی کا نام اس کے مخلوقہ پانی سے لاحق ہے اگر اس کو شرعی سے تشریح کی جائے تو غلط ہے اور اگر اس کو غیر شرعی کہا جائے تو ہمارے خلاف نہیں ہے اگرچہ وہ لڑکی اسی کے نطفے سے پیدا ہوئی

ہے لیکن یہ نطفہ 'نطفہ نہیں ہے کہ اس طرق سے نسبت ثابت ہوئی بلکہ وہ ایسا نطفہ ہے کہ سوائے پتھر کے کچھ حاصل نہیں ہوا۔ (عرف الجادی ص ۱۱۳ مطبوعہ بھوپال)

سوتیلی ماں سے نکاح

غیر مقلدین کے مولوی ثناءاللہ امرتسری نے اپنے اخبار اہلحدیث امرتسر میں ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے سوتیلی ماں سے نکاح جائز قرار دیا ہے۔

سوال: تزویج منکوحہ اب رضاعی کہ از وے شیر نوشیدہ باشد بر پسر رضیع است یانہ؟

جواب: میرے ناقص علم میں اس کی حرمت کی دلیل نہیں ملتی۔

(اخبار اہلحدیث امرتسر ۱۲۔ ۱۴ اپریل 1917ء)

پردہ کا حکم نبی کریم ﷺ کی بیویوں کیلئے تھا

غیر مقلدین کا مذہب ہے کہ پردہ کرنا صرف ازواج مطہرات کے لئے ہے مسلمانوں کی عام عورتوں کو پردہ کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ نواب صدیق حسن خاں بھوپالی لکھتے ہیں۔

وہ آیت جس میں پردہ کرنے کا حکم ہے وہ صرف رسول اللہ ﷺ کی بیویوں کے ساتھ مختص ہے پردہ والی آیت خاص نبی پاک ﷺ کی ازواج مطہرات کے بارے میں وارد ہوئی ہے۔ (عرف الجادی ۵۲)

امت کی دوسری عورتوں کے واسطے نہیں ہے۔ (بنیان المرصوص ۱۲۸)

غیر مقلدین کتاب و سنت سے بغاوت کے سلسلہ میں کس درجہ جری ہیں واضح ہو چکا ہے نواب بھوپالی کس بے باکی سے یہ کہتے ہیں کہ پردہ والی آیت صرف ازواج مطہرات کے ساتھ خاص ہے اس کا صاف مطلب یہ ہے کہ عام مسلمان عورتوں کو پردہ کرنے کی ضرورت نہیں ہے مگر کیا غیر مقلدوں کا یہ کہنا صحیح ہے اور قرآن کے صریح مضمون کی کھلی تحریف نہیں ہے۔ اس کو جاننے کے لئے آیئے آیت

حجاب آپ خود پڑھ لیں قرآن مجید کا ارشاد ہے۔

یاایھاالنبی قل لازواجك وبنتك ونساء المومنین یدنین علیھن من جلا بیبھن۔ (احزاب)

اے نبی (ﷺ) کہدو اپنی عورتوں کو اور اپنی بیٹیوں کو اور مسلمانوں کی عورتوں کو نیچے لٹکالیں اپنے اوپر تھوڑی سی اپنی چادریں۔

اس میں صرف ازواج مطہرات کا ذکر نہیں ہے بلکہ ان کے ساتھ نبی کریم ﷺ کی بیٹیوں اور پھر تمام مسلمانوں کی عورتوں کا بھی ذکر ہے لیکن نواب بھوپالی کہتے ہیں کہ "آیت حجاب مختص بازواج مطہرات است" یعنی پردہ کی آیت نبی کریم ﷺ کی بیویوں کے ساتھ مختص ہے کیا یہ قرآن کا انکار اور اس کی معنوی تحریف نہیں ہے۔

قرآن مجید کی اس تحریف معنوی کے باوجود غیر مقلدین شور یہی مچائیں کہ ہم کتاب و سنت کے سب سے بڑے پیروکار ہیں۔

پردہ کی آیت نازل ہونے پر مسلمانوں عورتیں بدن اور چہرہ چھپا کر اس طرح نکلتی تھیں کہ صرف ایک آنکھ دیکھنے کے لیئے کھلی رہتی تھی۔ (پردہ سے متعلق مزید تفصیل کیلئے ہماری کتاب گناہ اور عذاب الٰہی کا مطالعہ کریں)

غیر محرم مردوں کو دیکھنا جائز ہے

غیر مقلدین کے مولوی وحید الزماں نے لکھا ہے کہ:

ویجوز للمراء ة النظر الی الرجال الا جانب و حدیث افعمیاوان انتما محمول علیٰ انه خاص بازواج النبی ﷺ

اور عورت کا غیر آدمیوں کو دیکھنا جائز ہے اور حدیث کہ نبی پاک ﷺ نے اپنی ازواج مطہرات رضی اللہ تعالیٰ عنھن کو فرمایا کہ عبداللہ بن ام مکتوم تو نابینا ہے کیا تم بھی نابینا ہو یہ صرف نبی پاک ﷺ کی ازواج مطہرات رضی اللہ تعالیٰ عنھن کے لیے ہی خاص تھا۔ (نزل الابرار ص ۷۳ ج ۲)

مولوی وحید الزماں نے دیکھنے اوران کانظارہ کرنے کی اجازت حدیث مصطفیٰ ﷺ کی کس مکاری سے مخالفت کرتے ہوئے دی ہے اور شیطان لعین کی شیطانیت کی کیسے پرزورانداز سے حمایت کی ہے حضرت علی المرتضیٰ شیر خدا مشکل کشا مولائے کل کائنات کرم اللہ وجہہ الکریم' نبی اکرم ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہیں کہ حضور پرنور ﷺ نے سب سے دریافت فرمایا کہ بتلاؤ عورت کے لیے کون سی بات سب سے بہتر ہے۔اس پر تمام صحابہ خاموش رہے اور کسی نے کوئی جواب نہ دیا۔ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے واپس آکر حضرت فاطمہ الزہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے دریافت فرمایا کہ عورتوں کے لیے سب سے بہتر کیا بات ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ نہ وہ غیر مردوں کو دیکھیں نہ غیر مرد انہیں دیکھیں مولیٰ علی کرم اللہ وجہہ الکریم نے یہ جواب حضور ﷺ سے عرض کیا (آپ ﷺ خوش ہو کر) ارشاد فرمایا۔وہ میری لخت جگر ہیں۔(دارقطنی)

کتب صحاح ستہ میں سے ترمذی شریف اور ابوداود شریف میں حدیث شریف ہے کہ ازواج مطہرات رضی اللہ تعالیٰ عنہن میں بعض امہات المومنین سید عالم ﷺ کی خدمت میں تھیں اسی وقت ابن ام مکتوم رضی اللہ عنہ آئے حضور ﷺ نے ازواج مطہرات کو پردہ کا حکم فرمایا انہوں نے عرض کیا کہ وہ تو نابینا ہیں فرمایا تم تو نابینا نہیں ہو۔

مگر مولوی وحید الزماں حیدر آبادی نے اس کو ازواج مطہرات علیہم الرضوان کے لیے خاص قرار دیا ہے حالانکہ امام فخر الدین رازی نے تفسیر کبیر میں قل المومنٰت یغضضن من ابصارھن کی تفسیر کرتے ہوئے اس روایت کو نقل فرما کر تمام مسلمان عورتوں کا مردوں کو دیکھنے کی ممانعت کے لیے دلیل پیش کی ہے پھر دنیا ان وہابی اکابر کے متعلق یہ کیوں نہ کہے۔

"خود بدلتے نہیں قرآن کو بدل دیتے ہیں"

نشہ میں دی گئی طلاق کا اعتبار نہیں

جماعت اہلحدیث کا مذہب یہ ہے کہ نشہ میں دی گئی طلاق کا اعتبار نہیں اور سکران یعنی نشہ والے کی طلاق واقع نہ ہوگی۔ ہمیں تو غیر مقلدین کے ایمان ہی کا اعتبار نہیں ہے جب ان کا نکاح ہی درست نہیں تو طلاق کا کیا اعتبار ہوگا؟ بہرحال غیر مقلدین ہر لحاظ سے ناقابل اعتبار ہیں نواب صدیق حسن خاں بھوپالی لکھتے ہیں۔

جو شخص نشہ کی حالت میں ہے اس کی طلاق صحیح نہیں ہے اس لئے کہ آدمی کے مکلف ہونے کا مدار عقل ہے اور جب عقل زائل ہو جائے تو ہر حکم شرعی ختم ہو جاتا ہے۔(عرف الجادی ص۱۲۳)

غیر مقلدین کا یہ استدلال بڑا دلچسپ ہے اب اگر شراب پی کر کوئی زنا کرے تو اس پر حد زنا واجب نہ ہوگی۔ شراب پی کر کسی نے کسی کا قتل کر دیا تو اس سے قصاص نہیں لیا جائے شراب پی کر کسی نے کسی کا مال سرقہ کیا تو اس پر حد سرقہ ساقط ہے اور اگر شراب پی کر کسی نے کسی کی ماں بہن پر زنا کا الزام لگایا تو اس پر حد قذف واجب نہ ہوگی۔ غرض حالت نشہ میں جتنی مصیبتیں ہوں گی اور اللہ تعالیٰ کی قائم کردہ جو بھی حد توڑی جائے گی سب معاف شراب پیو مزے اڑاؤ زیادہ سے زیادہ شراب نوشی کی معمولی سزا بھگت لو۔

غیر مقلدین کا استدلال اس مسئلہ میں صرف عقل اور قیاس سے ہے کتاب وسنت پر نہیں ہے۔

حلال اور حرام

بسم اللہ پڑھے بغیر ذبح کیا گیا جانور حلال ہے۔

اہلحدیث کا مذہب یہ ہے کہ جس جانور کو بسم اللہ پڑھے بغیر ذبح کیا گیا ہو اس

کا گوشت کھانا حلال ہے۔

نواب صدیق حسن خاں بھوپالی لکھتے ہیں۔

حق یہ ہے کہ اگر یہ معلوم نہ ہو کہ ذبح کے وقت بسم اللہ پڑھا گیا ہے تو گوشت کھانے کے وقت بسم اللہ پڑھ لینا کافی ہے۔ (عرف الجادی ص ۲۴۴)

قرآن مجید میں تو صاف صاف اعلان ہو رہا ہے اور حرام اسے قرار دیا جا رہا ہے کہ جن جانوروں پر ذبح کے وقت اللہ کا نام نہ لیا گیا ہو اس کو مت کھاؤ!

ولا تاکلوا ممالم یذکر اسم اللہ علیہ۔ یعنی جن جانوروں پر اللہ تعالیٰ کا نام نہ پڑھا گیا ہو اس کو مت کھاؤ اور تم کہتے ہو کہ اس جانور کا گوشت کھانا حلال ہے آخر تمہارا اصول مذہب کیا ہے؟

شراب ملی ہوئی دوائیں جائز ہیں!

غیر مقلدین کے مذہب میں جن دواؤں یا جس خوشبو میں شراب ملی ہو ان کا استعمال جائز ہے نواب وحید الزماں لکھتے ہیں۔

فانواع الطیب والادویۃ التی یختلط بھالا باس باستعمالھا وشربھا لانھا لاتسمیٰ خمرٌ والا ھی سکرۃ۔ (کنز الحقائق)

پس خوشبودار دواؤں کی وہ قسمیں جن میں شراب ملی ہو ان کے استعمال میں اور پینے میں کوئی حرج نہیں ہے اس لئے کہ ان کو شراب نہیں کہا جاتا ہے اور نہ ان سے نشہ پیدا ہوتا ہے غیر مقلدوں کا یہ مذہب کتاب و سنت اور جمہور امت کے خلاف ہے قرآن میں شراب کو نجس بتلایا گیا ہے اس کا ایک قطرہ بھی ویسا ہی نجس ہے جیسے شراب کے سو قطرے۔ خمر کا استعمال کسی بھی طرح اور کسی بھی حال میں جائز نہیں خواہ اس کی مقدار کتنی ہی قلیل کیوں نہ ہو اور خواہ اس کے استعمال سے نشہ پیدا ہو یا نہ ہو یہی مذہب اہلسنت و جماعت ہے۔ حضور نبی کریم ﷺ کے اس

ارشاد کو غیر مقلدین فراموش کر بیٹھے ہیں۔

ان اللہ لم یجعل شفائکم فی حرام

اللہ نے حرام چیز کے اندر شفا نہیں رکھی ہے۔

نبی کریم ﷺ نے خبیث دوا کے استعمال سے منع فرمایا ہے اور یہ بھی ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے میری امت کی شفاء اس چیز میں نہیں رکھی ہے جو امت پر حرام ہے۔

گانا بجانا، شراب اور متعہ سب جائز ہے!

جماعت اہلحدیث (منکرین فقہ، غیر مقلدین) کا مذہب ہے کہ آدمی کو رخصتوں کا تابع کرنا چاہئے اور اس میں کچھ حرج نہیں ہے کہ دوسرے مذاہب میں جو رخصتیں (رعایتیں آسانیاں اور چھوٹ) ہیں آدمی ان پر عمل کرے مثلاً شیعوں کے یہاں متعہ (مقررہ مدت کا عارضی نکاح معیاد گزرتے ہی نکاح ختم) جائز ہے تو کوئی حرج نہیں ہے کہ سنی بھی (اور وہ خاص طور سے اہلحدیث) ان کے مذہب کی اقتداء واتباع میں متعہ پر عمل کرے یا مثلاً کسی مذہب میں گانا بجانا جائز ہے تو کسی اہلحدیث کو گانے بجانے میں تردد نہ ہونا چاہئے اور وہ گانے بجانے والے مذہب کی اتباع کرے اسی طرح اگر کسی مذہب میں نبیذ (یعنی وہی نبیذ جو آج کے غیر مقلدین کے یہاں شراب کے درجہ میں ہے) حلال ہو تو اہلحدیث کو جائز ہے کہ وہ اس مذہب کی رخصت پر عمل کرتے ہوئے نبیذ پئے۔ نواب وحید الزماں لکھتے ہیں کہ۔

اسی طرح اس میں کوئی حرج نہیں ہے کہ آدمی رخصتوں کے پیچھے لگا رہے اور گانے کے سلسلہ میں اہل مدینہ کا قول اختیار کرے نبیذ کے سلسلہ میں کوفہ والوں کا قول لے لے اور متعہ کے سلسلہ میں اہل مکہ کے قول پر عمل کرے البتہ پہلے وہ اجتہاد کرے اور یہ جان لے کہ حق انھیں کے ساتھ ہے اور ان لوگوں میں سے کسی کی تقلید کرے (ہدایۃ المہدی ص ۱۱۳)

غیر مقلدیت اصل میں ''اباحت'' کی دوسری شکل ہے یہ اپنی نفسانی خواہشات کو پورا کرنے کیلئے ہر حرام کام کے مرتکب ہونے کو دین ہی سمجھتے ہیں اور دین ہی کے پردے میں اور کتاب وسنت کا نام لے کر وہ ہر محظور اور ممنوع کو جائز کر لیا کرتے ہیں۔

اس سے زیادہ اور کیا اباحت ہوگی کہ یہ رخصتوں کے پردہ میں متعہ کو جائز قرار دے رہے ہیں جو بالاجماع حرام ہے اور کسی مذہب میں بھی سوائے شیعوں کے جائز نہیں۔ اگر نکاح میں کوئی وقت مقرر کر کے نکاح کرتا ہے (کہ میں اتنی مدت تک کے لئے نکاح کر رہا ہوں) تو یہ نکاح متعہ ہے جس کے حرام ہونے پر چاروں ائمہ اور سارے علماء کا اتفاق ہے۔ صحیح حدیث میں ہے کہ اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا کہ اللہ نے متعہ کو قیامت تک کے لئے حرام کر دیا ہے۔

جو چیز قرآن میں حرام ہے اور جس کو اللہ کے رسول ﷺ نے قیامت تک کے لئے حرام کر دیا ہے اس حرام کو اہلحدیث رخصت کے نام پر کس بے حیائی کے ساتھ جائز قرار دے رہے ہیں متعہ والی عورت سے صحبت حرام ہے مگر اہلحدیث کی شریعت اس حرام کو جائز قرار دینے کے لئے اپنے متبعین کو حیلہ بتلا رہی ہے کہ زور لگاؤ اور اجتہاد کرو۔ بس یہ مزے دار حرام شئے جائز ہو کر تمہارے لئے حلال ہو جائے گی۔

غناء یعنی گانے لہو الحدیث ہے جو بالاتفاق حرام ہے۔

لم یثبت عن النبی ﷺ وعن الصحابة رضی الله عنهم استماع الغناء (تفسیر مظہری سورہ لقمان)

یعنی نہ حضور ﷺ اور نہ صحابہ کرام سے یہ ثابت ہے کہ انھوں نے گانا سنا ہو۔

علمائے اُمت کا اس پر اتفاق ہے کہ گانا بجانے کا سامان حاصل کرنا حرام ہے۔ مگر اہل حدیث کے نزدیک یہ بھی حلال ہے۔

شراب کا شوربا پاک ہے !

غیر مقلدین کے یہاں ایک ''مد'' (تقریباً اٹھارہ لیٹر) شراب کا شوربا پاک ہے نواب وحید الزماں لکھتے ہیں۔ مرق مدمن الخمر طاهر۔ (کنز الحقائق ص ۲۳)

ایک مد شراب کا شوربا پاک ہے۔

اور ایک مد تقریباً اٹھارہ لیٹر ہوتا ہے لغت کی مشہور کتاب المنجد میں ہے

والمدی ساری ۱۸ لیترا فرنجیا علی التقریب

یعنی مد تقریباً اٹھارہ لیٹر انگریزی کے برابر ہوتا ہے۔

اللہ اکبر۔ جس شراب کا ایک قطرہ بھی اہلسنت وجماعت اور فقہاء محدثین کے نزدیک بنص قرآنی ناپاک اور نجس ہے غیر مقلدوں کے مذہب میں اسی خمر اور شراب کا اٹھارہ لیٹر بھی پاک ہے۔

شراب کا سرکہ جائز ہے!

مذہب اہلحدیث میں شراب کا سرکہ جائز ہے۔

نواب صدیق حسن خاں بھوپالی لکھتے ہیں۔

شراب کا سرکہ بنانا جائز نہیں لیکن اگر شراب خود بخود سرکہ ہو جائے تو جائز ہوگا۔ (عرف ۱۰)

سوال: شراب کا سرکہ بنانا جائز ہے یا ناجائز۔

جواب: ناجائز ہے اگر بنا ہوا ہو تو پینا جائز ہے۔ (اخبار اہلحدیث امرتسر ۲۰۲ جولائی ۱۹۳۵ء)

غیر مقلدین کا یہ مذہب قرآن کی اس آیت کے خلاف ہے

اے ایمان والو (سن لو کہ) شراب جوا' بت اور فال نکالنے والے تیر یہ پلید ہیں یہ سب شیطان کے گندے کام ہیں ان سے بچتے رہو تا کہ تم نجات پاؤ۔

(تفصیل کے لئے ہماری کتاب ''گناہ اور عذاب الٰہی کا مطالعہ کریں)

قرآن مجید کی اس صریح اور واضح ہدایت کے باوجود غیر مقلدین کو معلوم نہیں یہ کیسے جرات ہوئی کہ شراب جیسی نجس چیز کو انھوں نے سرکہ کی شکل میں پاک اور حلال ہونے کا فتویٰ دے دیا۔

شراب سے گندھا ہوا آٹا

جماعت اہلحدیث کے یہاں شراب سے گندھا ہوا آٹا اور اس سے پکی ہوئی روٹی ہو تو اس کا کھانا جائز ہے۔ نواب وحید الزماں خاں لکھتے ہیں۔

وکذلك الخبز اذا اختلط عجینه بالغمرلانه یعترق ویفتی بالطبخ ۔(کنز الحقائق، ص ۱۰۴،۹)

یعنی اس طرح اس روٹی کا کھانا بھی جائز ہے جس کے آٹے میں شراب ملی ہو اس لئے کہ روٹی پکانے سے اثر جل کر ختم ہو جائے گا۔

لیکن یہ صرف غیر مقلدین کا مذہب ہے جمہور علماء شراب کو مطلقاً حرام اور نجس کہتے ہیں اس لئے ان کے نزدیک شراب کا استعمال بہر صورت ناجائز ہے۔

شراب کے استعمال کے بارے میں غیر مقلدین کے مذہب میں بے پناہ وسعت ہے جو شراب سے گندھے آٹے کی روٹی کھانے کو جائز اور حلال سمجھتے ہیں اور جن کے نزدیک شراب کا نام بدل دیا جائے تو وہ حلال ہو جاتی ہے۔ اور شرابی کی طلاق ان کے نزدیک طلاق نہیں۔

پانی میں مرنے والی مچھلی کھانا حلال ہے

غیر مقلدین کا مذہب ہے کہ جو مچھلی مر کر پانی کے اوپر آجائے اس کا کھانا حلال ہے نواب وحید الزماں خاں کہتے ہیں۔

ولاباس یاکل الطانی ای السمك الذی مات علی وجه الماء (کنز الحقائق۔۱۸۷)

حالانکہ قرآن میں مردار کو مطلقاً حرام کہا گیا ہے خواہ کسی قسم کا مردہ ہو۔ قرآن کا ارشاد ہے۔ حرمت علیکم المیتة ۔ یعنی تم پر مردار حرام کیا گیا ہے (اس کا کھانا جائز نہیں ہے)۔

چوہے کا پاخانہ غیر مقلدین کیلئے جائز ہے

غیر مقلدین کا مذہب ہے کہ چوہے کا پاخانہ اگر روٹی کے بیچ پایا گیا ہو تو اس کو کھانا جائز ہے

ولووجدخرء فارة خلال خبنر یحل اکله ۔(کنز الحقائق۔ص ۳۳۶)

یعنی اگر روٹی کے بیچ میں چوہے کا پاخانہ پایا گیا ہو تو اس کا کھانا جائز ہے۔

مذہب اہلحدیث میں رینگتے ہوئے کیڑے گدھ، کوا، چمگادڑ، الو کا کھانا جائز ہے۔

غیر مقلدوں کے یہاں ان جانوروں کے علاوہ جن کے دانت درندوں جیسے ہوتے ہیں تمام قسم کے جانور حلال ہیں خواہ وہ زمین پر رینگنے والے کیڑے ہوں یا اڑنے والے جانور گدھ، کوا، چمگادڑ، الو وغیرہ کے قسم کے ہوں حتیٰ کہ چوہا کھانا بھی غیر مقلدوں کے مذہب میں جائز ہے۔

ویحل ماسواهامن ذوات القوائم والطیور وحشرات الارض کوبرونسه ورخم وعقعق وتعلق وغراب وخفاش وهدهد وببغاء وطاؤس وخطاف وتنفذوالفیران ۔(کنز الحقائق۔ص ۱۸۶)

سڑا گوشت چربی اور بدبودار کھانا جائز ہے

غیر مقلدوں کے مذہب میں سڑا گوشت، سڑی چربی، سڑا گھی، سڑا دودھ سڑا اور بدبودار کھانا جائز ہے۔ نواب وحید الزماں لکھتے ہیں۔

اور حرام نہیں ہے بدبودار سڑا گوشت کا کھانا اسی طرح اسی قسم کی چربی کا کھانا اور اسی طرح سڑے بدبودار گھی کا کھانا اور دودھ کا پینا نیز اسی طرح سڑے اور بدبودار کھانے کو کھانا یعنی تمام سڑی گلی گندی چیز جائز ہے۔ (نزل الابرار ص ۵۴)

سمندر میں مرا ہوا جانور حلال ہے

غیر مقلدوں کا مذہب ہے کہ سمندر میں مرا ہوا ہر جانور حلال ہے خواہ مچھلی ہو گائے ہو بکری ہو کتا ہو سور ہو سمندری انسان ہو یا سانپ ہو غرض سمندری جانور کی کوئی بھی قسم ہو سب مردار جائز ہے۔

میتة الجرحلال سواء ماتت بنفهااو باالا صطیاد .سواء کان سمکااو بقرا اوغنمااوکلبا اوخنزیرا اوانسانا بحریااوکو سبحااومارماهی والجریث یعل اکله بلا ذبح . (کنز الحقائق۔ ص ۱۸۵)

یعنی سمندر کا مردار حلال ہے خواہ وہ خود سے مرا ہو یا شکار کرنے سے مرا ہو اور خواہ وہ مردار مچھلی ہو یا گائے یا بکری یا کتا یا سور یا سمندری انسان یا کوسج اور مار ماہی یا جریث (یہ تینوں ایک قسم کے سمندری جانور ہیں) ان کا بلا ذبح کئے ہوئے (جب مردار ہیں تو ذبح کرنا چہ معنی دارد) کھانا حلال ہے۔

اما حیات البحرالتی لاتبقیٰ حیة فی البرفهی خلال لاتها فی حکم السمك (کنز الحقائق۔ ص ۱۸۵)

یعنی سمندری سانپ جو خشکی میں زندہ نہیں رہتے ہیں وہ حلال ہیں اس لئے کہ ان کا حکم مچھلی کا ہے۔

پیٹ بھر حرام کھائیں

غیر مقلدین کا مذہب یہ ہے کہ اگر کوئی شخص حرام کھانے پر مجبور ہو جائے

تو اس کے لئے جائز ہے کہ وہ پیٹ بھر اور خوب آسودہ ہو کر کھا سکتا ہے۔

ومن اضطر جازله اکل المحرم ولوالی الشبع. (کنز الحقائق ۱۸۷)

یعنی اگر کوئی شخص مضطر اور مجبور ہو جائے تو اس کے لئے جائز ہے کہ وہ حرام کھائے (جیسے مردار، سور، کتا وغیرہ) اور وہ خوب آسودہ ہو کر بھی کھا سکتا ہے۔

غیر مقلدوں کا یہ مسئلہ قرآن کے اس واضح ارشاد کے بالکل خلاف ہے

فمن اضطر غیرباغ ولا عاد فلا اثم علیه

یعنی جو حرام کھانے پر مجبور ہو جائے تو اس کو اتنا ہی کھانا ہے جس میں اللہ کی نافرمانی اور حد سے تجاوز نہ ہو۔

بھوک سے مرنے لگے تو اس کو لاچاری کی حالت میں حرام کھا لینے کی اجازت ہے بشرطیکہ نافرمانی اور زیادتی نہ کرے۔ نافرمانی یہ کہ مثلاً نوبت اضطرار کی نہ پہونچے اور کھانے لگے اور زیادتی یہ کہ قدر ضرورت سے زائد خوب پیٹ بھر کر کھالے بس اتنا ہی کھائے جس سے مرے نہیں۔

انسان کو قتل کر کے کھانا حلال ہے

غیر مقلدین کا مذہب ہے کہ اگر کسی کو کچھ کھانے کو نہ ملے تو وہ کسی بھی مسلمان اور کافر میں سے جس کا مار ڈالنا حلال ہے اس کو قتل کر کے اس سے اپنا پیٹ بھر سکتا ہے۔

ومن لم یجد الا آدمیا مباح الدم کحربی وزان محصن فله قتله وکله . (کنز الحقائق۔۱۸۷)

یعنی اگر کوئی شخص کچھ کھانے کو نہیں پاتا سوائے اس آدمی کے جس کا قتل کرنا جائز ہے جیسے حربی یا وہ مسلمان جس نے شادی شدہ ہونے کے باوجود زنا کیا ہو تو اس بھوکے آدمی کیلئے جائز ہے کہ وہ ان کو قتل کرے اور اس کو کھائے اور پیٹ بھرے۔

ہاتھی اور خچر کھانا حلال ہے

غیر مقلدین کے یہاں ہاتھی اور خچر کے کھانے میں دو قول ہے ایک قول میں ان کا کھانا حلال ہے۔

وفی البغل والفیل قولا ن۔(کنزالحقائق۔ص ۱۸۶)
یعنی خچر اور ہاتھی میں دو قول ہیں۔(ایک قول کی رو سے ان کا کھانا جائز ہے)

کافر کا ذبیحہ حلال ہے

غیر مقلدین کا مذہب ہے کہ اگر کافر نے اللہ کے لئے یا اللہ کے نام پر جانور ذبح کیا تو کافر کا ذبیحہ مسلمانوں کے لئے جائز ہے۔

وذبیحة الکافر حلال اذا ذبح لله وذکر اسم الله عندالذبح۔
(کنزالحقائق ۱۸۲)

نواب وحیدالزماں نے لکھا ہے "وکذالك ذبیه الکا فر ایضاحلال"
اور اسی طرح کافر کے ہاتھ کا ذبح کیا ہوا جانور بھی حلال ہے۔(نزل الابرار ص ۷۸)
حالانکہ جمہور علماء کے نزدیک اگر مسلمان بھی قصداً بسم اللہ پڑھے بغیر ذبح کیا یا شکار پر کتا چھوڑ دے تو اس کا کھانا جائز نہیں ہے۔ خود قرآن میں بھی اس کی تصریح ہے اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔

واذکرواسم الله علیه یعنی جب جانور حلال کرو تو بسم اللہ پڑھ لو۔

کتا خنزیر اور سانپ حلال ہیں

وہابیوں کے مجتہد قاضی شوکانی نے لکھا ہے کہ

حل جمیع حیوانات البحرحتیٰ کلبه وخنزیره وثعبانه
سب دریائی جانور حلال ہیں یہاں تک کہ کتا خنزیر اور سانپ بھی حلال ہیں۔
(نیل الاوطار ۷۰ ج۱ مطبوعہ مصر)

کچھوا، کوکرا، گھونگا حلال ہیں

امام الوہابیہ ثناءاللہ امرتسری نے تو کچھوا کوکرا اور گھونگا کو بھی حلال قرار دے دیا۔
استفتاء اور جواب دونوں پیش خدمت ہیں۔

(س) کچھوا۔ کوکرا اور گھونگا حرام ہیں یا حلال ہیں از روئے قرآن وحدیث جواب ہو۔

(ج) قرآن وحدیث میں جو چیزیں حرام ہیں ان میں یہ تینوں نہیں اور حدیث شریف میں آیا ہے۔

ذرونی ماترکتم جب تک شرع تم کو پابند نہ کرے تم سوال نہ کیا کرو۔
ان تینوں سے شرع شریف نے پابند نہیں کیا۔ لہذا حلال ہیں۔

(فتاویٰ ثنائیہ ۵۵۷ ج۱ مطبوعہ بمبئی مطبوعہ۔ لاہور)

کچھوا حلال ہے (فتاویٰ ثنائیہ ۵۹۸ ج مطبوعہ بمبئی)

جنگلی گدھا حلال ہے

غیر مقلدین کا مذہب ہے کہ حلال ہے کھانا گورخر (جنگلی گدھے) کا (فقہ محمدیہ ص ۱۲۳)

گھوڑا حلال ہے

غیر مقلدین کے مولوی عبدالغفار سلفی نے فتویٰ دیا ہے۔

گھوڑے کا گوشت حلال ہے۔ (صحیفہ اہلحدیث کراچی ۲۲۔ ۷ ازیقعدہ ۱۳۸۰ھ)

غیر مسلموں کا صدقہ اور چندہ جائز ہے

مولوی ثناء اللہ امرتسری نے فتویٰ دیا ہے کہ

ہنود کا دیا ہوا صدقہ یا قرآن مجید یا چندہ جائز ہے۔ (اخبار اہل حدیث امرتسر ۱۲۔ ۷ نومبر ۱۹۱۳ء)

مسجد کی امداد میں مشرکین کی اعانت قبول کرنا منع نہیں ہے۔

(اخبار اہلحدیث امرتسر ۱۳۔ ۲۱ مئی (۷ ۱۹۳ء)

سردور عالم نور مجسم ﷺ کا فرمان ہے۔ ان الله طيب لايقبل الاطيبا۔ اللہ تعالیٰ پاک ہے پاک ہی کو قبول کرتا ہے ایک اور روایت اس طرح ہے۔

لايقبل الله الاطيب ۔ اللہ تعالیٰ پاک ہی کو قبول کرتا ہے۔

ضب (گھوڑ پھوڑ' گوہ' سوسمار) حلال ہے

جماعت اہلحدیث کے مذہب میں ضب (گوڑ پھوڑ) حلال ہے۔

(صحیفہ اہلحدیث کراچی ۲۲۔ ۷ ازیقعدہ ۱۳۸۰ء)

وہابیہ کے امام عبدالستار دہلوی نے لکھا ہے کہ

ضب حلال ہے۔ (تفسیر ستاری ۳۲۶)

مباح ہے کھانا ضب کا۔ (فقہ محمدیہ ۱۲۳) ج۵)

امام الوہابیہ ثناءاللہ امرتسری نے لکھا ہے کہ

ضب تو ماکول اللحم حلال ہے۔ (فتاوی ثنائیہ ۲۰۱ ج۲ مطبوعہ ممبئی)

وہابیوں کے مولوی ابوسعید شرف الدین دہلوی فتویٰ دیتے ہیں کہ یہ صحیح ہے کہ ضب حلال ہے اور اس کا بیچنا بھی جائز ہے۔ (فتاوی ثنائیہ ۱۷۲)

وہابی اکابر ضب کو حلال قرار دے رہے ہیں اور اس کا کھانا مباح قرار دے رہے ہیں مگر سرور عالم ﷺ اس کے کھانے کو ممنوع قرار دے رہے ہیں حدیث شریف میں ہے۔

نهیٰ عن اكل لحم الضب ۔ نبی پاک ﷺ نے ضب کا گوشت کھانے سے منع فرمایا ہے۔ (مشکوۃ ابوداود)

ابن ماجہ شریف میں بھی ایک روایت ہے کہ حضرت خزیمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول کریم ﷺ عرض کیا ماتقول فى الضبح ومن ياكل الضب (بن ماجہ)

ضب کے متعلق آپ کا کیا خیال ہے تو فرمایا ضب کو کون کھاتا ہے؟

نسائی شریف میں حدیث ہے کہ۔

رسول پاک ﷺ کے سامنے ضب کھانے کیلئے پیش کی گئی تو آپ نے ارشاد فرمایا۔ امة مسخت یہ پہلی امتوں سے ایک مسخ شدہ امت ہے۔ (نسائی شریف ۱۹۸ ج۲)

کنز العمال شریف میں ہے کہ سیدہ ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے۔

كان يكره ان ياكل الضب ۔ نبی پاک ﷺ ضب کے کھانے کو برا سمجھتے تھے۔ (کنزالعمال)

امام الانبیاء حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ ضب کھانے سے بیزاری کا اظہار فرمائیں اور وہابی اکابر اس کو مباح جانیں یہ ہے نام نہاد اہل حدیث حضرات کا حال اف رے ناپاک یہاں تک ہے خباثت تیری۔

غیر مقلدین نے اپنے معتقدین کے لئے کیسی لذیذ اور عجیب قسم کے جانوروں کو حلال قرار دیا کر کھانے کی ترغیب دی ہے اور خصوصا ان لوگوں نے اس دور کے

وہابیوں پر بہت بڑا احسان کیا ہے کہ مہنگائی کے دور میں جب کہ گوشت بہت ہی زیادہ مہنگا ہے اور ان جانوروں کی تعداد کا خوب اضافہ کیا ہے کیونکہ ان کو کوئی بھی نہیں کھاتا اکابر وہابیہ نے یہ سوچا جس کو کوئی بھی نہیں کھاتا وہابیوں کے لئے حلال قرار دے کر کھلانا شروع کر دیتے ہیں۔

یہ توضب کچھوا' کوا' کرا' گھونگا جنگلی گدھے مردار جانور چوہے رینگتے ہوئے کیڑے گدھ کوا چمگادڑ رالو سڑا ہوا بدبودار گوشت سمندر میں مرا ہو جانور ہاتھی خچر دریائی جانور کافر کا ذبیحہ کتا خنزیر سانپ گھوڑا اور آخر میں مسلمان اور کافر کو قتل کر کے کھانا ان کے پاس حلال قرار دیا تاکہ وہابیوں کو گوشت کی کمی ہی نہ رہے اکابر وہابیہ کی مرغوب غذائیں آپ نے ملاحظہ فرمائیں۔

اللہ کریم جل جلالہ نے دراصل ان کو یہ سزا دی ہے کہ ان جانوروں کا گوشت خوب کھائیں مگر وہ متبرکہ کھانا جس پر قرآن شریف' درود شریف پڑھا گیا ہو وہ کھانا ان کو نصیب نہ ہو کیونکہ ان کے نزدیک یہ متبرک کھانا حرام ہے۔

جن لوگوں کے نزدیک ایصال ثواب کی غرض سے دی ہوئی بزرگوں کی فاتحہ اور نیاز حرام ہے اور کتے خنزیر منی مردار جانور وغیرہ ان کے لئے حلال ہے۔ یہ ہے ان کا نیا دین جو دنیا کے تمام ادیان سے جدا ہے۔

☆☆☆

محدث اعظم ہند علامہ سید محمد اشرفی قدس سرہٗ

☆ رسول اکرم ﷺ کے تشریعی اختیارات ☆ ترجمۂ قرآن

حضور شیخ الاسلام علامہ سید محمد مدنی اشرفی جیلانی

☆ اسلام کا تصور الٰہ اور مودودی صاحب ☆ اسلام کا نظریہ عبادت اور مودودی صاحب
☆ دین اور اقامت دین ☆ محبت رسول روح ایمان ☆ خطبات حیدرآباد ☆ خطبات برطانیہ ☆ امام احمد رضا اور رد بدعات و منکرات کا تحقیقی مطالعہ

صاحب تفسیر ضیاء القرآن علامہ محمد پیر کرم شاہ ازہری

☆ سیدنا امام حسین اور یزید ☆ سیدنا علی اور خلفائے راشدین ☆ شیعوں کے گیارہ اعتراضات

سید خواجہ معزالدین اشرفی

☆ عورتوں کی نماز ☆ صحیح طریقہ غسل ☆ جادو کی حقیقت ☆ نماز جنازہ کا طریقہ
☆ احکام میت ☆ طریقہ حج

محمد یحییٰ انصاری اشرفی

☆ حقیقت توحید ☆ حقیقت شرک ☆ حقیقت بدعت ☆ عورتوں کا حج و عمرہ ☆ توبہ واستغفار
☆ گناہ اور عذاب الٰہی ☆ اسلامی نام ☆ مغفرت الٰہی بوسیلہ انبیاء ☆ جماعت اہلحدیث کا فریب ☆ جماعت اہلحدیث کا نیا دین ☆ بعثت نبوی ﷺ ☆ شان رسالت ﷺ ☆ طلوع آفتاب رسالت ﷺ ☆ شیطانی وسواس کا علاج ☆ اللہ تعالیٰ کی کبریائی ☆ فضائل لاحول ولا قوۃ الا باللہ

ہماری دیگر مطبوعات

☆ تصور بدعت ☆ فتاویٰ نظامیہ ☆ تبلیغی جماعت ☆ سلام پڑھنے کا ثبوت ☆ عرس کیا ہے؟ ☆ قرآن مجید کے غلط ترجموں کی نشاندہی

مکتبہ انوار المصطفیٰ 23-2-75/6 مغلپورہ۔ حیدرآباد- اے پی